مومن گھبراتا نہیں

— از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ —

چاہیئے کہ ہم نئے نئے رستے تلاش کریں بجائے اس کے کہ ہم پہلے رستوں کو بھی بند قرار دیں۔ مشکلات کوئی چیز نہیں ہیں مشکلات کے وقت مومن گھبراتا نہیں۔ بلکہ اس کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اور تیز ہو جاتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جب سہولت ہوتی ہے۔ تو دم بھی لے لیتا ہے۔ سستا بھی لیتا ہے لیکن مشکلات کا خیال کر کے کام کو چھوڑ نہیں دیتا۔ اور نہ ہی اس کے سرانجام دینے میں کسی قسم کی سستی سے کام لیتا ہے۔ یہی انبیاء کی سنت ہے اور یہی ان کے اتباع کی سنت ہے۔

(الفضل ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء مسلم)

مُلک پاکستان ہے، تو دِل بھی پاکستان ہو

قوتِ بازوئے ہمت قوتِ ایمان ہو
راستہ دشوار، نو آموز تو۔ کیا خوف جب
ہاتھ دے دے تو ذرا اپنا خدا کے ہاتھ میں
مال و دولت ہیچ ہے اور جان بھی ناچیز ہے
ہو ممالک میں تجھے ممتاز اک حاصل مقام
مشرق و مغرب میں ہو انسانیت بیدار پھر
بحر و بر میں۔ کوہ و صحرا میں۔ دیار و امصار میں
عصمت و عفت کی حوریں ہوں ترے گھر میں مکیں

مُلک پاکستان ہے تو دِل بھی پاکستان ہو
راہ بر تیرا احمدؐ۔ رہنما فرقان ہو
پھر چلا چل بے خطر آندھی ہو یا طوفان ہو
اُس کی خاطر سب لُٹا دے مال ہو یا جان ہو
مجلسِ اقوام میں تیری نرالی شان ہو
کوئی احمر ہو نہ اسود ہو فقط انسان ہو
تیری سانسوں سے پریشاں حسن و احسان ہو
جنّت الفردوس کا رضواں ترا دربان ہو

تھرتھراتی ہوں نظر میں لا الٰہ کی بجلیاں
اہلِ پاکستان کی تنویر یہ پہچان ہو

سیاسی اتحاد

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب —

"میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی مشیت نے قائد اعظم محمد علی جناح کو بھی اسی رنگ میں اپنی خاص نصرت سے نوازا۔ اور ان کے ذریعہ اس برعظیم کے مسلمانوں کا سیاسی شیرازہ غیر معمولی رنگ میں متحد کر دیا۔ قائد اعظم میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ مگر ان کا جو کام سب سے زیادہ نمایاں ہو کر نظر آتا ہے۔ وہ یقیناً یہی ہے کہ ان کے ذریعہ مسلمانانِ ہندوستان (میری مراد تقسیم سے پہلے کا ہندوستان ہے) اپنے سیاسی اتحاد کی لڑی میں پرو دیئے گئے۔ جو اس سے پہلے بالکل مفقود تھا۔

(الفضل ۶ ستمبر ۱۹۴۸ء)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی
پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان اور برطانیہ کے اسٹرلنگ سمجھوتے کا اعلان

آئندہ ہفتے بیک وقت کراچی اور لندن میں ہوگا

لندن ۱۳ راگست یہاں سرکاری طور پر خیال کیا جا رہا ہے کہ پاکستان کو مزید اسٹرلنگ دینے کے متعلق جو سمجھوتہ لندن میں ہوا ہے۔ اسکو آئندہ ہفتے کے اوائل میں بیک وقت کراچی اور لندن میں شائع کر دیا جائے گا ــــ حکومت پاکستان کے پاس سمجھوتے کی ایک نقل موجود ہے امید کی جاتی ہے کہ حکومت پاکستان اس سمجھوتے کو قبول کرے گی اور برطانیہ کے خزانے کو شائع کرانے کی موزوں تاریخ سے مطلع کر دے گی۔ عام طور پر یہاں خیال کیا جاتا ہے کہ پاکستان کو بلا واسطہ جو اسٹرلنگ دیئے جائینگے وہ کم از کم سابقہ سال کے برابر ہوں گے البکہ شاید اس سے زیادہ ہی ہوں۔ پچھلے سال پاکستان کے حساب نمبر ایک سے ۵۰ لاکھ اسٹرلنگ پاکستان کے حساب نمبر ۲ میں منتقل کئے گئے تھے یہ تبادلہ رکے ہوئے حساب سے جاری حساب میں ہے

ان کے علاوہ پچھلے سال ۵۰ لاکھ اسٹرلنگ پاکستان کو مہاجرین کی امداد کے لئے دیئے گئے تھے۔ یہ تبادلہ ایڈ ہاک تبادلہ تھا اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس قسم کا تبادلہ دوبارہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اب اس قسم کے حالات موجود نہیں ہیں۔ جن کو بہتر بنانا مقصود ہو۔

ڈیلی ٹیلیگراف، کے سیاسی نامہ نگار نے آج صریح طور پر کہا ہے کہ اس سال جو رقم پاکستان کے حساب میں منتقل کی جائیگی وہ سابقہ سال کی نسبت زیادہ ہوگی۔ برطانیہ کے خزانے نے نہ تو اس بیان کی تردید کی ہے نہ تصدیق۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ آئندہ ہفتے ہونے والے سرکاری اعلان کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔

ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار نے مزید بتایا۔ کہ سابقہ سال پاکستان نے تبدیل ہو جانے والی کرنسی میں ۵۰ لاکھ ڈالر حاصل کئے تھے۔ پچھلے سال کل رقم جو پاکستان کو دی گئی ہے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ تھی۔ ان میں ۵۰ لاکھ ڈالر بلا واسطہ دئے گئے تھے ۵۰ لاکھ مہاجرین کی امداد کیلئے اور ۲۰ لاکھ جاری حساب کے لئے ریزرو رکھنے کے لئے دیئے گئے تھے۔

جو شہادتیں مل رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال جس قدر رقم کے متعلق سمجھوتہ ہوا ہے وہ پچھلے سال کی کل رقم سے زائد نہ ہوگا۔ (اسٹار)

چار شاہی جرگہ کے ممبر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے

کوئٹہ ۱۳ اگست یہاں آج معلوم ہوا ہے کہ شاہی جرگہ کے چار مزید ممبر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ہیں۔ شامل ہونے والے ممبروں کے نام یہ ہیں۔ سردار باز خاں بالی خیل، سردار گلستان خان سردار الہ داد خاں اور سردار اعظم خاں مندوخیل (اسٹار)

بلوچستان ٹیچرز ایسوسی ایشن

کوئٹہ ۱۳ راگست۔ کل یہاں بلوچستان ٹیچرز ایسوسی ایشن کے عام انتخابات ہوئے ان میں مسٹر کے۔ ایم۔ سرور صدر اور مسٹر سرور ایوبی سیکرٹری مقرر ہوئے۔ تنخواہ کمیشن کی سفارشات پر جلد عملدرآمد کرنے موسم سرما کا الاؤنس دیئے جانے گورنمنٹ کالج میں پی۔ ایس سی کی جماعتیں کھولنے کے متعلق ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ (اسٹار)

قلات نے "استقلال" پر پابندی لگادی

کوئٹہ ۱۲ راگست۔ یہاں معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت قلات نے کوئٹہ کے ہفتہ وار اخبار "استقلال" کا ریاست کی حدود میں داخلہ بند کر دیا ہے (اسٹار)

کینڈا کی سونے کی پیداوار

مونٹریل ۱۳ راگست مئی کے مہینے میں کینیڈا کی سونے کی پیداوار ۳۲۲۴۲۲ اونس تھی اور پچھلے سال مئی کے مہینے میں ۲۸۷۰۷۵ اونس تھی اپریل ۱۹۴۹ء میں سونے کی پیداوار ۳۲۶۹۰۳ اونس تھی۔ یہ اطلاع کینڈا کے اعداد و شمار بیورو نے دی تھی (اسٹار)

درخواست ہائے دعا:-

میری بھانجی مسماۃ عزیزہ نعیمہ بیگم عرصہ دو ماہ سے بخار ٹائیفائڈ میں مبتلا ہے۔ اب تکلیف زیادہ ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اسکو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے۔ آمین۔ (محمود احمد سعید حیدر آبادی معرفت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رتن باغ لاہور)

۲ - میری بچی گذشتہ تین دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ اسکی حالت اس وقت تشویشناک مراحل میں سے گذر رہی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت عاجلہ و کاملہ عطا کرے آمین ثم آمین۔ مرزا محمد احمد منشی فاضل ٹیچر تلمبہ ضلع ملتان۔

اجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب پی سی ایس افسر مال بہادر ضلع گجرات به اختیارات کلکٹر

گل محمد ولد ولی محمد قوم ترکھان سکنہ ماہو تحصیل کھاریاں

بنام

بلونت سنگھ ولد جگت سنگھ قوم اروڑہ سکنہ ماہو تحصیل کھاریاں

دعوی فک الرہن یک کنال رقبہ موضع ماہو تحصیل کھاریاں

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہے۔ اس لئے مذکورہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اسے کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۲۳/۸/۴۹ کو حاضر عدالت ہذا آکر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۳/۸/۴۹

دستخط حاکم

مہر عدالت

جی۔ ٹی۔ بس سروس

سیالکوٹ کیلئے جی ٹی بس سروس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے جو وقت مقررہ پر سرائے سلطان سے چلتی ہیں۔ کرایہ بھی شیڈول ریٹ کے مطابق لیا جاتا ہے آخری بس شام کے ۶ بجے چلتی ہے

سردار خان منیجر سرائے سلطان لاہور

خدا تعالیٰ کا

عظیم الشان نشان

کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

"لارڈ"

ریڈیو

ماڈل MBS 147

خشک بیٹری پر چلنے والے ریڈیو کی خصوصیات

ڈبل کام کرنے والے چھ والو۔ دنیا کے تمام اسٹیشن بآسانی سنے جا سکتے ہیں۔ بیٹری کم خرچ کرنے کا علیحدہ انتظام ہے۔ آواز بڑھانے کے لئے آخر میں دو والو رکھے استعمال کئے گئے ہیں۔ گراموفون اور فالتو سپیکر کا علیحدہ بندوبست ہے۔ اس ریڈیو کی خشک بیٹریاں ہر جگہ مل سکتی ہیں:

فون نمبر ۲۲۱۵

ریڈیو الیکٹرک ہاؤس۔ دیال سنگھ مینشن مال روڈ۔ لاہور برانچیں:۔ کراچی اور پشاور

دہلی کے ممتاز ترین طبیب!

حکیم خواجہ احسان الرحمٰن علوی المعروف "بھینسوں والے"

امراض کو جلد از جلد دور کرنے میں ماہر ہیں

مطب کا وقت۔ صبح ۷½ بجے سے ۱۱ بجے تک۔ شام ۵ بجے سے ۸ بجے تک

۱۰۔ لوئر مال۔ بیرون بھاٹی گیٹ ــ لاہور

صدیقی پبلسٹی سروس۔ لاہور

مرکب فسنتین:۔ معدہ اور جگر کی اصلاح کرتی ہے:۔ قیمت:۔ ۱۰۰ ٹکیہ چھ روپے۔ فہرست مفت منگوائیں۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

حب مسان:۔ سوکھے کا مجرب علاج۔ فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ:۔ میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز۔ گوجرانوالہ

خطبہ جمعہ
خطبہ نمبر ۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز روحانیت کا ستون ہے جو ٹھیک طور پر نماز نہیں پڑھتا وہ سچے طور پر مسلمان نہیں کہلا سکتا

قومی احساس ہمیشہ شکر مندی کے جذبے کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ یکم اپریل ۱۹۴۹ء بمقام مسجد احمدیہ لاہور

مرتبہ:- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

یہ ایک پرانا خطبہ ہے جو چھپنے سے رہ گیا تھا۔ اب اسے شائع کیا جاتا ہے:

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

دینا تو میں نے آج کچھ اور خطبہ تھا۔ لیکن یہاں آنے کے بعد بعض نوجوانوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر میں نے اپنا موضوع تقریر بدل لیا۔

نماز اسلامی فرائض میں سے ایک نہایت ہی اہم فرض ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ

روحانیت کا ستون نماز ہی ہے

جس نے ٹھیک طور پر نماز پڑھی۔ اس کا دل قائم ہو گیا۔ اور جس کا دل قائم ہو گیا اس کی روحانیت بھی قائم ہو گئی۔ اور جس نے ٹھیک طور پر نماز نہیں پڑھی اس کا دل قائم نہیں ہوا۔ اور جس کا دل قائم نہیں ہوا وہ سچے طور پر مسلمان بھی نہیں کہلا سکتا وہ ایک ایسوسی ایشن کا ممبر تو ہے۔ وہ ایک مجلس کا رکن تو کہلا سکتا ہے۔ مگر وہ ایک مذہبی آدمی نہیں کہلا سکتا۔ اور نماز پڑھنے اور ٹھیک طور پر پڑھنے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ نماز بسا اوقات ایک ایسا انسان بھی پڑھ لیتا ہے۔ جسے مذہب سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ لوگ دہریہ ہوتے ہیں، اسلام کے عملی طور پر منکر ہوتے ہیں۔ مگر بوجہ اسکے کہ وہ

مسلمانوں کے گھروں میں

پیدا ہوتے ہیں نماز پڑھ لیتے ہیں۔ بلکہ بعض پانچوں وقت نمازیں پڑھتے ہیں۔ مگر پوچھو تو نہ وہ خدا تعالیٰ کے قائل ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ ہم جس سوسائٹی میں رہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کے طریقوں پر عمل کریں۔ ہم انگریزوں میں جاتے ہیں۔ تو کوٹ پتلون پہنتے ہیں، چھری کانٹے سے کھانا کھاتے ہیں۔ مگر ہم انگریز نہیں بن جاتے۔ اس لئے کہ جس سوسائٹی میں ہم رہیں ہمارا کام یہی ہے۔ کہ ہم اسکے دستور اور رسم و رواج کو مدنظر رکھیں جس طرح ہم مغربی طریق اختیار کرنے کی وجہ سے یورپین نہیں بن جاتے۔ اسی طرح نماز پڑھ کر ہم مسلمان نہیں بن جاتے۔ ہم

مغربی طریق

اس لئے اختیار کرتے ہیں۔ تا مغربی لوگوں کی انگلیاں ہماری طرف نہ اٹھیں۔ اور ہم مجلس میں انتشار پیدا کرنے کا موجب نہ بن جائیں۔ اسی طرح ہم مسلمانوں میں آ کر نماز پڑھ لیتے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں کی انگلیاں ہماری طرف نہ اٹھیں۔ اور ہم مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کا موجب نہ بن جائیں۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ فویل للمصلین یعنی کچھ لوگ نماز تو پڑھتے ہیں مگر انکی نماز ثواب کا موجب نہیں ہوتی۔ انکی نماز رضائے الٰہی کے حاصل کرنے کا موجب نہیں ہوتی۔ انکی نماز ایک بیکار اور لغو فعل بھی نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کی نماز بےکار اور لغو فعل سے آگے بڑھ کر گناہ کا موجب ہو جاتی۔ اور خدا تعالیٰ کا غضب ان کی طرف کھینچ لاتی ہے۔ پس ایک نماز ایسی بھی ہوتی ہے۔ اور ایک نماز ایسی بھی ہوتی ہے۔ جو محض رسمی ہوتی ہے۔ انسان اس میں سے ایسے گزر جاتا ہے جیسے چکنے گھڑے پر سے پانی گزر جاتا ہے اور اس پر کوئی اثر نظر نہیں آتا۔ اگر کہیں کہیں کوئی قطرہ نظر بھی آئے۔ تو وہ گھڑے کو حرکت دینے سے فوراً گر جاتا ہے۔ لیکن

حقیقی نماز

وہ ہوتی ہے۔ جس کے ظاہر کو بھی محفوظ رکھا جائے اور جس کے باطن کو بھی محفوظ رکھا جائے۔ یعنی نہ تو جلد جلد پڑھی جائے۔ نہ اس کی عبارت نظر انداز کیا جائے۔ اور نہ اس میں غیر ضروری حرکات کی جائیں۔ طبعی حرکات بھی بعض دفعہ غیر ضروری ہو جاتی ہیں۔ مثلاً انسان کا اپنے جسم کو کھجلانا ایک طبعی چیز ہے۔ عام حالات میں ہم اس پر اعتراض نہیں کر سکتے۔ ہم شدید حالات میں نماز میں کھجلانے پر بھی اعتراض نہیں کر سکتے۔ بعض دفعہ کھجلی اتنی شدید ہوتی ہے۔ کہ اس سے نماز خراب ہونے لگتی ہے۔ اور انسان اپنا جسم کھجلانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ مگر جن حالات میں نماز کے باہر کھجلانا جائز ہو گا۔ نماز میں انہی حالات میں جسم کھجلانا جائز نہیں ہو گا۔ نماز کے باہر معمولی کھجلی دور کرنے کے لئے بھی کھجلانا جائز ہے۔ لیکن نماز میں سوائے ایسی کھجلی کے جو شدید ہو۔ اور جس کا ازالہ اگر نہ کیا جائے۔ تو نماز کی طرف سے توجہ ہٹ جانے کا احتمال ہو عام حالات میں کھجلانا جائز نہیں۔ یہی حال جسم کی دوسری حرکات کا ہے۔ مثلاً میں اس وقت خطبہ کے لئے کھڑا ہوں۔ خطبہ میں ایک لات پر زور دے کر کھڑا ہونا جائز ہے۔ لیکن نماز میں یہ جائز نہیں۔ نماز میں دونوں لاتوں کو سیدھا رکھنا ضروری ہو گا۔ اگر میں دونوں لاتوں کو سیدھا نہیں رکھ سکتا تو شریعت کہے گی کہ بیٹھ کر نماز پڑھو۔ مگر شریعت یہ نہیں کہے گی۔ کہ کھڑے تو ہو جاؤ۔ مگر جس طرح چاہو لاتیں رکھ لو۔ نماز میں دونوں لاتوں کو سیدھا رکھنا۔ اور ایک دوسرے کے مقابل پر کھڑا رہنا ضروری ہوتا ہے۔ سوائے جسمانی بناوٹ کی خرابی کے۔ اسی طرح باتیں کرتے ہوئے یا تقریر کرتے وقت ایک ٹانگ آگے بڑھا لینے اور دوسری ٹانگ کو پیچھے کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص اپنی ٹانگوں کو اس طرح رکھے۔ تو یہ جائز ہو گا۔ اس سے دین کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ امت محمدیہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہماری روحانیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ لیکن نماز میں ایسا کرنے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ یہ چیز نماز کے قواعد کے خلاف ہے۔ اگر ہم ان قواعد کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جو نماز کے لئے مقرر کئے گئے ہیں تو ہمارا فعل ناقص اور نامکمل ہو جائے گا۔

غرض

ہر ملک کی ہر رسم

جس طرح ہر ملک کے ساتھ بعض مخصوص رسوم کا تعلق ہوتا ہے۔ اور ہر فعل کے متعلق بعض قواعد مقرر ہوتے ہیں۔ اسی طرح نماز کے بھی کچھ قواعد ہیں، جن کو ملحوظ رکھنا ہر شخص کے لئے ضروری ہوتا ہے۔

میں نے نماز کی طرف اپنی جماعت کو بارہا توجہ دلائی ہے۔ اور چونکہ بچے اس بات کے محتاج ہوتے ہیں۔ کہ انہیں بار بار توجہ دلائی جائے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں، کہ یہ ماں باپ کا کام ہے۔ کہ وہ اپنی اولاد کو ان امور کی طرف توجہ دلاتے رہیں اور بار بار ان کے کانوں میں یہ باتیں ڈالیں اگر وہ سات آٹھ سال کی عمر سے بچوں کو یہ باتیں بتاتے رہیں۔ تو تین چار سال کے بعد جب وہ دس بارہ سال کے ہوں گے۔ اور شریعت کے اس حکم کی پابندی ان کے لئے ضروری ہو گی۔ وہ اس قابل ہو جائیں گے۔ کہ صحیح طور پر اپنے فرائض کو ادا کریں۔ اور ایسی حرکات نہ کریں۔ جو اسلامی آداب کے خلاف ہوں۔ بہرحال یہ

ماں باپ کا کام

کہ وہ ان باتوں کو بار بار دہراتے اور بار بار اپنی اولاد کے ذہن نشین کرتے رہیں اگر ماں باپ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ تو گھر کی بہت سی لغویتیں خود بخود دور ہوتی چلی جائیں بہت سے فسادات۔ بہت سے جھگڑے۔ بہت سی لغویتیں اور بہت سی بےہودہ باتیں محض اس لئے پیدا ہوتی ہیں، کہ بچوں کو یہ پتہ ہی نہیں ہوتا۔ کہ وہ اپنا وقت کس طرح گزاریں۔ اگر ہر شخص

اپنی اولاد کو نصیحت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتا رہے۔ اور وہ یہ خیال رکھے کہ اس بچے کو میں نے یہ نصیحت کرنی ہے۔ اس بچے کو میں نے نصیحت کرنی ہے۔ ان کی پڑھائی کا خیال رکھنا ہے۔ ان کی دینی تربیت کا خیال رکھنا ہے ان کی صحت اور جسمانی طاقت کا خیال رکھنا ہے ان کے کیریکٹر کا خیال رکھنا ہے اور وہ اس کے مطابق ان کے لئے ایک پروگرام بنا دے اور پھر ان کی نگرانی کرے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بچے سارا دن کسی نہ کسی شغل میں مشغول رہیں گے وہ لڑائی جھگڑا نہیں کر سکیں گے۔ وہ بیہودہ مذاق نہیں کریں گے اور لغو کاموں میں اپنا وقت ضائع نہیں کریں گے۔ مگر جب ماں باپ ان ذمہ داریوں کو ادا نہیں کرتے تو وہ ایسے طریق اختیار کر لیتے ہیں جن سے ان کا وقت تو گذر جاتا ہے۔ مگر کئی قسم کی بد عادات ان میں راسخ ہوتی چلی جاتی ہیں پھر بعض لوگوں کی

یہ حالت ہوتی ہے

کہ وہ باہر کلبوں میں اپنا سارا وقت گذار دیتے ہیں اور انہیں گھر کا کچھ پتہ ہی نہیں ہوتا سارا کام اپنی بیویوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اور جہاں بیویاں زور والی ہوں۔ وہاں وہ بھی کہتی ہیں کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ تم کلبوں میں جاؤ اور ہم نہ جائیں اور جب ماں باپ دونوں باہر چلے جاتے ہیں۔ تو بچوں کی تربیت نوکروں کے سپرد ہو جاتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ نوکر کو اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ بچہ ٹھیک رہتا ہے یا نہیں۔ اگر وہ سارا دن ناچتا کودتا رہتا ہے اور نوکر پر کوئی بوجھ نہیں پڑتا تو وہ خوش ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ بڑی اچھی بات ہے اس کا مجھ پر کوئی بوجھ نہیں۔ مگر وہ جتنا ان باتوں میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اتنا ہی اخلاق سے گرتا چلا جاتا ہے

غرض اگر ماں باپ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور وہ بچوں کو ان کی عمر کے مطابق نصیحتیں کرتے رہیں تو یہ نصیحتیں انہیں اپنے اوقات کو صحیح طور پر استعمال کرنے اور اعلیٰ تربیت حاصل کرنے میں بہت مدد دے سکتی ہیں۔ درحقیقت ہر

عمر کے ساتھ کچھ مسائل کا تعلق

ہوتا ہے اور ماں باپ کا فرض ہوتا ہے کہ جیسی عمر ہو ویسی ہی نصیحتیں کریں۔ ایک چھوٹا بچہ جس وقت ہوش سنبھالتا ہے۔ اس کے ساتھ بھی کئی امور کا تعلق ہوتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے نواسہ حضرت حسنؓ سے جبکہ وہ اڑھائی تین سال کے تھے فرمایا کل بیمینک وحما یلیک اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور تھالی میں سے اپنے سامنے کا کھاؤ۔ یہ ... بچے کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ... کھانے ... بچہ

میں کبھی ادھر ہاتھ مارتا ہے کبھی ادھر ہاتھ مارتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ جو تمہارے سامنے حصہ ہے اس میں ہاتھ ڈالو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ۔ یہ چیز ... بچپن سے ہی بچے کے کان میں ڈالی جا سکتی ہے۔ اس طرح سال ڈیڑھ سال کی عمر سے ان کو صفائی کی نصیحت کی جا سکتی ہے یا مثلاً لوگوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ وہ بچوں کو کبھی مٹھائی یا پھل وغیرہ لا کر دیتے ہیں ایسے موقعہ پر بچوں کو سکھانا چاہیئے کہ وہ جزاک اللہ کہیں بیشک بچہ اگر جزاک اللہ نہیں کہہ سکے گا تو وہ دوا ک اللہ کہے گا۔ مگر اس کا دوا ک اللہ کہنا بھی مبارک ہوگا بجائے اس کے کہ وہ کچھ نہ کہے۔ جس بچے کو بچپن سے ہی

جزاک اللہ

کہنے کی عادت ڈالی جائے گی اس بچے کے دل میں قومی احساس بہت ترقی کر جائے گا۔ قومی احساس ہمیشہ شکر گذاری کے جذبہ کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ آخر ایک انسان اپنی قوم کے لئے کیوں قربانی کرتا ہے اسی لئے کہ وہ سمجھتا ہے کہ قوم سے مجھے بہت سے فوائد حاصل ہو رہے ہیں اور یہ شکر گذاری کا جذبہ جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی وہ قوم کے لئے قربانی کرنے کا مادہ اپنے اندر رکھے گا۔ اس کے مقابلہ میں جن لوگوں کے اندر شکر گذاری کا مادہ نہیں ہوتا۔ ان کے سامنے قربانی کا ذکر کیا جائے تو وہ کہتے ہیں مجھے کسی نے کیا دیا ہے کہ میں اس کے لئے قربانی کروں۔ حالانکہ شدید سے شدید دشمن بھی قوم سے فائدہ اٹھا رہا ہوتا ہے ایک جنگل میں پڑے ہوئے انسان اور ایک گاؤں میں رہنے والے انسان میں کتنا بڑا فرق ہوتا ہے۔ جنگل میں رہنے والے ہر روز نئے نئے حادثات کا شکار رہتے ہیں کہیں سانپ بچھو کا خوف ہوتا ہے کہیں شیر اور چیتے کا ڈر ہوتا ہے کہیں ڈاکوؤں اور لٹیروں کا خوف ہوتا ہے کہیں خیال آتا ہے کہ ہماری چیزوں کی حفاظت کی کیا صورت ہوگی۔ کبھی اپنی جان جانے کا ڈر ہوتا ہے کبھی خیال ہوتا ہے کہ گیدڑ آ جائیں گے اور چیزیں کھا جائیں گے۔ غرض کئی قسم کے خطرات ہر وقت سامنے رہتے ہیں۔ لیکن گاؤں اور شہر میں ان چیزوں میں سے کسی کا بھی احساس نہیں ہوتا۔ کیونکہ اردگرد ہمسائے ہوتے ہیں گاؤں اور شہر آباد ہوتا ہے اور انسان سمجھتا ہے کہ یہاں کسی حملہ کا ڈر نہیں گویا وہ قوم کی وجہ سے سانپوں اور بچھوؤں سے نجات پاتا ہے وہ قوم کی وجہ سے شیروں اور چیتوں سے نجات پاتا ہے وہ قوم کی وجہ سے گیدڑوں اور لومڑوں سے نجات پاتا ہے۔ وہ قوم کی وجہ سے ڈاکوؤں اور رہزنوں سے نجات پاتا ہے وہ قوم کی وجہ سے مزدوری کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ تعلیم کا انتظام ہوتا ہے۔ تجارت کر سکتا ہے۔ اسی طرح وہ

قوم کی وجہ سے

اور کئی قسم کے خطروں سے بچا ہوا ہوتا ہے جن

میں وہ مبتلا ہو سکتا تھا۔ اگر وہ اکیلا کسی جنگل میں ہوتا۔ مگر اس کے باوجود وہ اپنی حماقت سے کہہ دیتا ہے کہ مجھے کسی نے کیا دیا۔ وہ اگر زمیندار ہے اور کھیت میں ہل چلاتا ہے تو اس کا ہل جب خراب ہوتا ہے وہ اسے لوہار کے پاس لے جاتا ہے اور کہتا ہے اسے ٹھیک کر دیا جائے وہ کسی بڑھئی کو لاتا ہے اور کہتا ہے چارپائی کی چولیں درست کر دے اور وہ چولیں درست کر دیتا ہے اگر قوم نہ ہوتی تو لوہار کیوں بیٹھتا۔ ترکھان کیوں بیٹھتا۔ آخر اس اکیلے انسان کی خاطر وہ نہیں بیٹھا وہ اسلئے بیٹھا ہے کہ قوم بیٹھی ہے اگر قوم نہ ہوتی تو نہ اسے لوہار ملتا نہ بڑھئی ملتا نہ کوئی اور پیشہ ور ملتا۔ بیشک پیسے اس نے دیئے ہیں مگر لوہار کو اسکی قوم نے بٹھایا ہے۔ بڑھئی کو پیسے اس نے دئے ہیں۔ مگر بڑھئی کو لائی قوم ہے ورنہ اس اکیلے شخص کے لئے نہ کوئی لوہار آتا نہ نجار آتا نہ کوئی اور پیشہ ور آتا غرض بے جانے بوجھے ایک دشمن انسان بھی اپنی قوم سے فائدہ اٹھا رہا ہوتا ہے۔ پھر ملک میں دنگے پڑتے ہیں فساد ہوتے ہیں لڑائیاں ہوتی ہیں تو قوم کی وجہ سے اس کی بھی حفاظت ہوتی چلی جاتی ہے بغیر اسکے کہ اسکے وجود کو مدنظر رکھا جائے غرض قوم کی خدمت اور اسکے لئے قربانی کرنے کا احساس ہمیشہ احسان مندی کے جذبہ سے پیدا ہوتا ہے اور احسان مندی کا جذبہ اگر بچپن سے ہی ابھارا نہ جائے تو وہ کمزور ہو جاتا ہے اور جب یہ جذبہ کمزور ہو جائے تو

قومی خدمت کا احساس

بھی پیدا نہیں ہوتا۔ غرض بہت سی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جو بچوں کو بچپن میں ہی سکھانی چاہئیں۔ اور دنیا کی قومیں اپنے بچوں کو سکھاتی ہیں۔ یہ مرض پنجاب میں ہی پایا جاتا ہے کہ ان باتوں کو لغو اور فضول سمجھا جاتا ہے۔ ورنہ ہندوستان میں ہی چلے جاؤ یوپی کے علاقہ میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی کوئی چیز دو تو وہ خود کہیں گے۔ آداب عرض شکریہ کیونکہ ماں باپ نے انہیں یہ عادت ڈالی ہوئی ہوتی ہے۔ لیکن پنجاب میں میں نے دیکھا ہے ایسی باتیں بچوں کو سکھائی ہی نہیں جاتیں۔ وہ بے شک آداب عرض کہہ دیتے ہیں یا شکریہ کہہ دیتے ہیں۔ لیکن اسلام نے اس غرض کے لئے جزاک اللہ کا لفظ رکھا ہے۔ ہم ان الفاظ کی بجائے جزاک اللہ کا لفظ سکھا دیں گے۔ بہرحال چھوٹے چھوٹے آداب بچپن سے ہی بچوں کو سکھانے چاہئیں۔ تا کہ بڑے ہو کر یہ آداب ان کی طبیعت ثانیہ بن جائیں۔ اسی طرح بچہ جب سکول جانے لگے تو اسے سکھانا چاہیئے کہ استاد کا ادب اور احترام کرنا ضروری ہے ... کی خدمت کرنا ضروری ہے۔ استاد کی

فرمانبرداری کرنا ضروری ہے۔ ہمارے ہاں علم کی کمی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ استاد کا ادب اور اس کا احترام کرنا بچوں کو سکھایا نہیں جاتا۔ جس طرح ریل میں لوگ بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں سخت بھیڑ ہوتی ہے۔ اندر مزید آدمیوں کے آنے کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی تو لوگ پھر بھی اندر داخل ہونے کی کوشش کرتے ہوئے دوسروں کو دھکے دیتے اور کہتے ہیں "تساں پیسے ودھ دِتے ہوئے ہیں اسیں پیسے نہیں دِتے" اسی طرح

اساتذہ کا ادب

کرنے کی اگر انہیں نصیحت کی جائے تو وہ کہتے ہیں "اسیں فیس نہیں دیندے اوہ افسر کس گل دا ہے" حالانکہ فیس اور علم کی آپس میں اتنی بھی تو نسبت نہیں جتنی زمین اور آسمان کی ہے مگر جب ماں باپ ہی بچوں کے کان میں یہ بات ڈالتے رہیں کہ استاد ہمارا نوکر ہے تو استاد کا ادب اور احترام بچوں کے دلوں میں کہاں پیدا ہو سکتا ہے۔ پھر بچہ نماز کو جانے لگے تو ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ اسے امام کا ادب کرنا سکھائیں۔ مگر یہ بات بھی نہیں سکھائی جاتی ہمارے ملک میں

ایک واقعہ

مشہور ہے نہ معلوم وہ سچ ہے یا جھوٹ مگر اس میں شبہ نہیں کہ پنجاب میں مولویوں کی ہتک کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کوئی لڑکا ایک دن ملاں جی کے پاس کھیر لے کر آیا اور کہنے لگا۔ میری اماں نے یہ کھیر آپ کے لئے بھجوائی ہے۔ اس نے کہا تمہاری والدہ نے آج تک تو کبھی کھیر نہیں بھجوائی تھی آج اسے یہ کیا خیال آ گیا۔ کہ اس نے کھیر بھجوا دی۔ لڑکا کہنے لگا۔ اماں نے کھیر پکائی تو کتا منہ ڈال گیا۔ اس پر اماں نے مجھے کہا کہ جاؤ اور ملاں جی کو یہ کھیر دے آؤ۔ یہ سن کر اسے سخت غصہ آیا اور اس نے تھالی اٹھا کر زمین پر دے ماری۔ تھالی مٹی کی تھی زمین پر گرتے ہی ٹوٹ گئی۔ اس پر لڑکا رونے لگ گیا۔ ملاں نے کہا تو روتا کیوں ہے۔ آخر یہ کتے کا جھوٹا تھا۔ اور بہرحال اسے پھینکنا ہی تھا۔ اس نے کہا روتا اس لئے ہوں کہ اس برتن میں اماں چھوٹے بچے کو ٹٹی پھرایا کرتی تھی۔ اب میں گیا تو وہ ناراض ہو گی کہ تھالی کیوں نہیں لایا ـــــــ یہ لوگوں کا اپنے امام سے سلوک ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ یہ نہیں جانتے کہ سب سے زیادہ معزز فرض یہ شخص ادا کر رہا ہے اور ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اس کا احترام کریں لیکن بوجہ اس کے کہ اس کا معاملہ خدا تعالےٰ سے ہوتا ہے اور وہ دین کی خدمت کر رہا ہوتا ہے لوگ اس کا ادب نہیں کرتے اور جب وہ امام کا ادب نہیں کرتے تو انہیں اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں لذت کہاں آسکتی ہے

پھر

شادی بیاہ کا زمانہ

آتا ہے۔ اس وقت بچوں کو یہ سکھانا چاہیئے کہ بیوی سے کیا سلوک کیا جائے۔ اس کی دلجوئی کا کس طرح خیال رکھا جائے۔ اس کے رشتہ داروں کا کس طرح خیال رکھا جائے۔ ان کے ساتھ نرمی اور محبت کا کس کس رنگ میں سلوک کیا جائے مگر ہمارے ہاں اوّل تو ان باتوں کو سکھاتے ہی نہیں اور اگر ماں بیاہ پیار کرے گی تو کہے گی "میں نے اپنے بچے کو بڑے نازوں سے پالا ہوا ہے اب پتہ نہیں وہ ڈائن آکر کیا معاملہ کرتی ہے" پھر اور زیادہ پیار آتا ہے تو ماں باپ کہتے ہیں دیکھو بچہ

گربہ کشتن روزِ اوّل

بیویاں جوتوں سے سیدھی رہتی ہیں۔ اگر پہلے دن ہی تم نے رعب نہ ڈالا تو کام خراب ہو جائے گا۔ یہ تربیت ہے جو ماں باپ اپنے بچوں کی کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ "آوے کا آوا" خراب ہو جاتا ہے۔ بیویاں بھی خراب ہو جاتی ہیں۔ بچے بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ محلّے بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ شہر بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ ملک بھی خراب ہو جاتے ہیں۔

پس تربیت کی طرف توجہ رکھنا ایک نہایت ہی ضروری چیز ہے۔ ہر گھر میں اولاد کی صحیح تربیت کرنا ماں باپ کے فرائض میں داخل ہے۔ جب وہ اپنے بچوں کی صحیح اور اعلےٰ تربیت کریں گے تو لازماً ایک ایسی نسل پیدا ہوگی جو اپنے بوجھوں کو آپ اٹھا سکے گی۔ جو دوسری معزز قوموں کے سامنے اپنی گردن اٹھا کر بات کر سکے گی۔ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ملا کر بات کر سکے گی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بچپن سے ہی

اولاد کی تربیت

کا سبق دے کر صحابہؓ کو ایک ایسے رستہ پر چلا دیا تھا کہ وہ قوم جو ظاہری علوم سے بالکل نابلد تھی۔ ایک نسل میں ہی دنیا کی معلم بن گئی۔ اس لئے کہ ان کی اولادیں درست ہو گئیں اور اس وجہ سے ملکوں کے ملک ان کے آگے جھکنے پر مجبور ہو گئے دیا تو وہ زمانہ تھا کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ کیا اس وقت سارے مکہ میں سات اور بعض روایتوں کے مطابق گیارہ پڑھے ہوئے آدمی تھے اور یا آپ کی زندگی میں ہی وہ زمانہ آگیا کہ صحابہؓ قریباً سب کے سب تعلیم یافتہ تھے اور اگلی نسل کا یہ حال تھا کہ کتابیں پڑھ کر حیرت آتی ہے۔ ایک شخص جوتیاں گانٹھ رہا ہے مگر ساتھ ہی ادب پر مقالہ لکھ رہا ہے۔ ایک ماہی گیر مچھلیاں پکڑ رہا ہے اور ساتھ ہی پرانے شعراء کے کلام پر جرح بھی کر رہا ہے جن پیشوں کو آج ذلیل سمجھا جاتا ہے انہی پیشوں سے وہ اپنی روزی کا بھی سامان پیدا کرتے تھے۔ اور بڑے بڑے علوم بھی حاصل کرتے جاتے تھے۔ اور جب ان پیشوں میں دن رات بسر کرنے والے اتنے بڑے بڑے عالم تھے تو جو لوگ علم کے لئے بالکل فارغ تھے ان کے علم کا اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں رہتا۔ اب تو بڑے سے بڑے انسان کی خدمت بھی بعض دفعہ عار سمجھی جاتی ہے۔ لیکن ان لوگوں کے ادب اور حصول علم کی خواہش کا یہ حال تھا کہ

ایک عباسی خلیفہ

نے اپنے دو بچوں کو ایک عالم کے پاس پڑھنے کے لئے بٹھایا۔ ایک دن خلیفہ مسجد میں نماز کے لئے گئے تو ان بچوں کے استاد بھی اوپر سے آگئے۔ اور انہوں نے مسجد میں داخل ہونے پر اپنی جوتیاں اتار دیں۔ اس پر دونوں شہزادے امین اور مامون جو خود بھی بڑے پایہ کے تھے آگے بڑھے اور آپس میں جھگڑنے لگے۔ ایک کہتا تھا میں جوتیاں اٹھاؤں گا اور دوسرا کہتا تھا میں جوتیاں اٹھاؤں گا۔ بادشاہ نے یہ نظارہ دیکھا تو اس نے اپنے بچوں کو پیار کیا اور کہا کہ جس اخلاص کے ساتھ تم نے اپنے استاد کی جوتیوں کا خیال رکھا ہے اس سے میں سمجھتا ہوں کہ تم ضرور علم حاصل کرو گے۔

غرض علم کی قیمت کا احساس اور علم سکھانے والے کی عظمت کا احساس جب کسی انسان کے دل میں پیدا ہو جائے تو اس کے نتیجہ میں صرف تربیت کے لحاظ سے ہی اسے فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اس کا علم بھی ترقی کرتا ہے۔ یہ ایک قدرتی بات ہے کہ جس جنس کی قیمت زیادہ ہوگی تو لوگ اس کے پیچھے دوڑیں گے۔ جب علم کی قیمت زیادہ پڑے گی تو لوگ اس کو حاصل کرنے کے لئے جدوجہد بھی زیادہ کریں گے اور اس طرح نہ صرف ان کے علم کا معیار ترقی کرے گا بلکہ ان کے عمل میں بھی نمایاں فرق پیدا ہو جائے گا۔

پس

دین کے سکھانے کی طرف

ہماری جماعت کے تمام افراد کو پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ ماں باپ کو بھی۔ اساتذہ کو بھی۔ ائمہ کو بھی۔ ہمسایوں کو بھی بلکہ ہر شخص جو اپنے اندر دین کا کچھ بھی احساس رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کو اسلامی رنگ میں رنگین کرے۔ اور اپنے ہمسایوں کے بچوں کا بھی خیال رکھے۔ جب بھی موقعہ ملے بچوں کو بتانا چاہیئے کہ نمازیں یوں پڑھنی چاہیئے۔ روزہ اس طرح رکھنا چاہیئے۔ زکوٰۃ کے متعلق اسلام کے یہ یہ احکام ہیں۔ حج اس طرح کیا جاتا ہے۔ اسی طرح کھانا کھانے کے آداب بتانے چاہئیں۔ انہیں نصیحت کرنی چاہیئے کہ کھانا کھانے لگو تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہو۔ کھانا ختم کرو تو الحمدللہ کہو۔ سونے لگو تو یہ دعائیں پڑھ کر سوؤ۔ اٹھو تو یہ دعا پڑھو۔ کسی سے ملاقات کرو تو اس طرح کرو۔ کوئی تحفہ دے یا تمہارا کام کر دے تو جزاک اللہ کہو۔ یہ ساری چیزیں بچوں کے ذہن نشین کرنی چاہئیں اور بار بار انہیں اس طرف توجہ دلاتے رہنا چاہیئے۔ اس کے نتیجہ میں آہستہ آہستہ ایک ایسا قومی کیریکٹر پیدا ہو جائے گا کہ احمدی بچوں اور دوسرے بچوں میں آپ ہی آپ فرق محسوس ہونے لگے گا۔ اور لوگ ہمارے بچوں کو دیکھتے ہی پہچان لیں گے کہ یہ احمدی بچے ہیں۔

ایک چھوٹی سی بات

میں دیکھو تو ابھی ایسے کئی احمدی ہیں جو ڈاڑھی نہیں رکھتے لیکن بہر حال دوسروں کی نسبت ہماری جماعت کے لوگ زیادہ اہتمام سے ڈاڑھیاں رکھتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ صرف ڈاڑھی کی وجہ سے ہی اکثر لوگ احمدیوں کو پہچان لیتے ہیں۔ اسی طرح جب ہمارے بچے اور نوجوان دوسروں کی چھوٹی چھوٹی خدمت پر جزاکم اللہ کہیں گے۔ بڑوں کا ادب اور احترام کریں گے۔ خدا تعالےٰ کا ذکر ان کی زبانوں پر جاری رہے گا۔ نماز کی پابندی کریں گے۔ صحیح طور پر خشوع و خضوع کی عادت اختیار کریں گے تو یہ ساری چیزیں مل کر ایک ایسا اشتہار بن جائیں گی جس سے وہ فوراً پہچانے جا سکیں گے۔ اب تو لوگ صرف ڈاڑھی دیکھ کر پوچھتے ہیں کہ "کیا آپ احمدی ہیں" مگر پھر ان آداب اور اسلامی شعائر کو دیکھ کر کہیں گے کہ "یہ شخص ضرور احمدی ہے" گویا یہ جو دغدغہ اور شک لوگوں کے دلوں میں پایا جاتا ہے کہ شاید کسی اور نے ہی ڈاڑھی رکھ لی ہو اور یہ احمدی نہ ہو دور ہو جائے گا۔ مگر یہ کیریکٹر قوم کی درستی سے پیدا ہوتا ہے کسی فرد کی درستی سے پیدا نہیں ہوتا۔

مجھے یاد ہے کہ ایک چیف کورٹ کے

چیف جسٹس صاحب

نے مجھے ایک دفعہ سنایا کہ میں ایک دفعہ دورہ پر گیا تو ایک سب جج صاحب جنہوں نے ڈاڑھی رکھی ہوئی تھی مجھے ملے۔ میں نے انہیں دیکھتے ہی کہا اچھا آپ احمدی ہیں؟ وہ فوراً سمجھ گیا اور کہنے لگا۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ سوائے احمدیوں کے اور کوئی ڈاڑھی نہیں رکھتا۔ میں نے کہا مجھے تو انہی لوگوں کی ڈاڑھیاں نظر آتی ہیں جو احمدی ہیں۔ اس وقت وہاں ایک ایسے شخص بھی بیٹھے تھے جن کی ڈاڑھی نہیں تھی یا بہت چھوٹی تھی اور جو ہماری جماعت سے نہیں بلکہ غیر مبایعین سے تعلق رکھتے تھے۔ انہیں دیکھ کر کہنے لگے نہیں ہی باقی احمدیوں کی طرح ڈاڑھی بڑھانی چاہیئے یا ڈاڑھی رکھ لینی چاہیئے۔ اب دیکھو

ڈاڑھی رکھنا

بظاہر کتنی چھوٹی سی بات ہے مگر صرف اسی وجہ سے اکثر احمدی پہچانے جاتے ہیں۔ اگر باقی باتیں بھی مل جائیں تو کس طرح یہ ایک سائن بورڈ ہوگا یہ بتانے کے لئے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو روشناس کرانے کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ صرف ان کو دیکھنا ہی ان کو پہچان لینا ہے۔ اور اس سے بڑی شان کسی قوم کی اور کیا ہو سکتی ہے کہ لوگ اس کے افراد کو دیکھ کر۔ ان کے لباس کو دیکھ کر۔ ان کی ظاہری شکل وصورت کو دیکھ کر۔ ان کے اخلاق و آداب کو دیکھ کر۔ ان کے بلند کیریکٹر اور کردار کو دیکھ کر فوراً پہچان لیں کہ یہ لوگ فلاں جماعت سے تعلق رکھتے ہیں

بابرکت ہوں گے وہ نوجوان

جو اپنے عمل سے اس قسم کے سائن بورڈ کا کام دیں گے اور

خوش قسمت ہوگی وہ جماعت

جس کے افراد کو روشناس کرانے کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہ ہو۔ بلکہ ان کو دیکھنا ہی اُن کو پہچان لینا ہو ؛

سیرۃ المہدی کے متعلق دوستوں کا مشورہ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

جیسا کہ دوستوں کو علم ہے اس وقت میری تصنیف سیرۃ المہدی کے تین حصے شائع ہو چکے ہیں اور خدا کے فضل سے اس کا چوتھا حصہ زیر تالیف ہے۔ چونکہ میرا یہ طریق رہا ہے کہ ہر بعد والے حصہ میں سابقہ حصہ کی قابل تشریح روایات کی ضروری تشریح درج کر دیا کرتا ہوں۔ اس لئے اگر دوستوں کے علم میں سیرۃ المہدی حصہ سوم کی کوئی روایت قابل تشریح ہو تو مجھے اطلاع دیکر ممنون فرمائیں بلکہ اگر حصہ اوّل اور حصہ دوم کی کوئی روایت قابل تشریح نظر آئے اور اس سے پہلے اس کی تشریح نہ ہو چکی ہو تو اس کے متعلق بھی مطلع فرمائیں۔

مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۴۴۹ء

وفود کے ممبران اپنے پتہ سے اطلاع دیں

جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ کے وظائف کے سلسلے میں اساتذہ کے وفود اپنے اپنے حلقے کے دوروں پر روانہ ہو چکے ہیں لیکن اپنی روانگی کے وقت اپنی رسیدبکیں جو اس وقت تک تیار نہیں تھیں ساتھ نہ لے جا سکے رسیدبکیں بالکل تیار ہیں۔ لہٰذا وفود کے ممبران کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع فرمائیں تاکہ انہیں رسید بکیں بھجوائی جا سکیں

نائب ناظر تعلیم و تربیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الاقوامی امور سے پاکستان کی دلچسپی

پاکستان نے دنیا کے تمام ترقی یافتہ اور مہذّب ممالک سے دوستانہ روابط قائم کر لئے ھیں اسی پر بس نہیں۔ اس نے دوسرے ممالک کے مسائل میں جس دلچسپی کا اظہار کیا ھے۔ اسکی وجہ سے پاکستان نے سب کو اپنا گرویدہ بنا لیا ھے۔ اس مضمون میں بتایا گیا ھے۔ کہ بین الاقوامی مباحث میں پاکستان نے کیا حصہ لیا۔ (زمیندار)

پاکستان کے امور خارجہ۔ اسکی وزارت امور خارجہ اور تعلقات دولت مشترکہ کے ذریعہ طے پاتے ہیں۔ جس کو سنہ ۱۹۴۸ء کے موسم گرما میں ریاستوں اور سرحدی علاقوں کی نگرانی کے بارے چھٹکارا ملا۔ اور اسے وزارت کے سپرد کر دیا گیا۔ محکمہ امور خارجہ بدستور چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے ہاتھ میں رہا۔ اور انہوں نے بنفس نفیس خاص اور اہم بین الاقوامی کانفرنسوں میں پاکستان کی نمائندگی کی فروری سنہ ۱۹۴۹ء میں خان سردار بہادر خاں نائب وزیر مقرر ہوئے۔

سفارتی نمائندگی

جدہ اور بغداد میں سفارت خانے قائم ہوئے اور مجلس اقوام متحدہ میں ایک اعلیٰ افسر کو پاکستان کا مستقل نمائندہ مقرر کیا گیا۔ اس طرح دیگر ممالک میں ہمارے نمائندوں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا۔ چین میں سفارت خانہ قائم کرنے کی غرض سے ابتدائی مراحل اور انتظامات مکمل کرنے کے لئے ایک افسر کو نانکنگ روانہ کیا گیا۔ حال ہی میں ہم نے ترکی میں اپنا سفیر۔ کناڈا میں اپنا ہائی کمشنر اور شام میں اپنا وزیر مقرر کیا۔ نیروبی اور کولمبو میں اپنے سفارتی مشن بھیجنے کی اسکیم ابتدائی مراحل سے گزر کر پایہ تکمیل کو پہنچ رہی ہے۔ علاوہ بریں زاہدان۔ قندھار اور جلال آباد کے قونصل خانوں کو حکومت برطانیہ سے لے لیا گیا ہے۔ کلکتہ میں ایک ڈپٹی ہائی کمشنر اور بمبئی میں ایک پرمٹ افسر مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ کاشغر (سنکیانگ یا چینی ترکستان) میں قونصل جنرل قائم کرنے کے سلسلہ میں حکومت چین کی رضامندی موصول ہو چکی ہے۔ آزادی کی دوسری سالگرہ سے قبل گلگت کے بلند پہاڑی راستوں کے ذریعہ وہاں ایک افسر کے پہنچ جانے کی توقع ہے۔ ہمارے مشن کی تنظیم و تشکیل میں مستحکم ترقی بتدریج ہو چکی ہے۔ یعنی اپریل سنہ ۱۹۴۹ء سے ہم نے اپنے پاسپورٹ اور اجازت نامے جاری کرنے کے لئے خود اپنے ادارے قائم کئے۔ اور ۸۰ ہزار پاکستان پاسپورٹ طبع ہو چکے ہیں۔ اور درخواست کنندگان کو جاری کئے جا رہے ہیں۔

پاکستان سروس خارجہ

ان مشن قونصل اور سفارت خانوں کا انتظام کرنے کے لئے پاکستان سروس خارجہ نئے سرے سے قائم کی گئی ہے۔ یہ ابتداءً ۱۲۰ افسروں سے زائد پر مشتمل نہ ہوگی۔ ان میں ۱۳ سیکرٹری (سوم) کی جگہیں جنوری سنہ ۱۹۴۹ء کے مقابلہ کے امتحان کے نتیجہ کے بعد پر کی گئی ہیں۔ پاکستان پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ پُر کرنے کے لئے ۸۵ خالی جگہیں مشتہر کی جا چکی ہیں۔

کراچی میں دیگر ممالک کے نمائندے

کراچی میں دیگر ممالک کے سفارتی نمائندوں میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ وزیر شرق اردن نے ۹ دسمبر سنہ ۱۹۴۸ء کو وزیر سعودی عرب نے ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۴۹ء اور وزیر ناروے نے ۹ مئی کو اپنے اسناد پیش کئے۔ جنوری اور اپریل سنہ ۱۹۴۹ء میں علی الترتیب، مصری اور ایرانی سفارت خانوں میں ان کے سفیر آپہنچے۔ جو کراچی میں پہلے ہی سے قائم ہو چکے تھے۔ ارجنٹائنا اور اسپین کے قونصل جنرل بھی آ گئے ہیں۔ ہندوستانی ہائی کمشنر مسٹر سری پرکاشن گورنر آسام کی حیثیت سے تبدیل ہو گئے۔ اور ان کی جگہ ڈاکٹر سیتارام کا تقرر عمل میں آیا۔ فرانسیسی سفیر بھی تبدیل کر دیئے گئے۔ اور ان کی جگہ ابھی تک کوئی نیا سفیر مقرر نہیں کیا گیا۔ مئی ۱۹۴۹ء میں آسٹریلیا کے ہائی کمشنر کراچی آئے۔ اور ترکی نے ہز ایکسلنسی یحییٰ کمال بیاتلی کی جگہ ایک دوسرا سفیر مقرر کر دیا ہے۔ اور یحییٰ کمال کو پنشن دے دی گئی۔ کراچی میں ترکی کے نئے سفیر کی آمد آمد ہے۔

بین الاقوامی کانفرنسیں

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا تیسرا باضابطہ اجلاس دو حصوں میں منعقد ہوا۔ پہلا حصہ پیرس میں ۲۱ ستمبر سے ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۴۸ء تک منعقد ہوا۔ اور اجلاس کا دوسرا حصہ نیویارک میں ۵ اپریل سے ۱۸ مئی سنہ ۱۹۴۹ء تک ہوا۔ پاکستان نے ان دونوں میں شرکت کی اور پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے پاکستانی وفد کی قیادت فرمائی۔ اجلاس کے دوسرے حصہ کا ایجنڈا مقابلۃً مختصر تھا۔ اس لئے اس میں نسبتاً چھوٹا وفد بھیجا گیا۔ ایجنڈے کے مختلف موضوعات میں سے پاکستان نے مندرجہ ذیل میں خاص دلچسپی لی:۔

(ا) مسئلہ فلسطین (ب) استیصال نسل کا مسودہ معاہدہ (ج) حقوق انسانی کا مسودہ اعلان۔ (د) جنوبی افریقہ یونین میں ہندوستانیوں اور پاکستانیوں کا مسئلہ۔ (ہ) جنوبی افریقہ یونین میں جنوبی مغربی افریقہ کی شمولیت اور انضمام کا مسئلہ۔ (و) نام نہاد ریاست اسرائیل کے اقوام متحدہ میں بحیثیت ممبر کے داخلہ کا مسئلہ۔ (ح) انڈونیشیا کا مسئلہ (ط) سابقہ اطالوی نوآبادیات کا مسئلہ۔

نام نہاد اسرائیلی ریاست کے خلاف ھماری جانب سے عرب مفاد کی مسلسل علمبرداری اور مفاد عرب کی خاطر ہماری پیہم جدوجہد نے دنیائے عرب کو پاکستان کا گرویدہ اور مرھونِ منت بنا دیا ھے کیونکہ ان پیہم کوششوں نے اقوام متحدہ میں اسرائیل کے داخلہ کے لئے صیہونیت کی حمایت کرنے والوں کی تمام شر انگیز کوششوں کو ایک عرصہ تک باطل بنائے رکھا خود ارادیت کے مسلمہ اصول پر ھم نے اٹلی کو اسکی سابقہ نوآبادیات واپس دیئے جانے کی شدید اور پیہم مخالفت کی۔ اور فوری آزادی نہ دیئے جانے کی صورت میں ھم نے ان آبادیات کے نظم و نسق کو براہ راست اقوام متحدہ کے سپرد کر دیئے کی تجویز کی پرزور حمایت کی۔ اس موضوع پر نام نہاد بیون اسفورزا مفاہمتی تجویز کی شکست دراصل اصول کے لحاظ سے ھمارے موقف کی زبردست فتح تھی۔ اور اس میں ھمارے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی زیر قیادت ھمارے وفد نے ایک اھم اور ممتاز حصہ ادا کیا

ہم نے استیصال نسل کے مسودۂ معاہدہ کو حالات ماضی کے اثر کا رنگ دینا چاہا۔ لیکن ہماری کوششیں کامیاب نہ ہو سکیں۔ پاکستان نے جنوبی افریقہ کی یونین میں جنوبی مغربی افریقہ کو مدغم کرنے کے لئے جنوبی افریقہ کی خواہش کی مخالفت کی۔

اقوام متحدہ کے جن ذیلی اداروں میں پاکستان کو نمائندگی ملی ہے۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں:۔ ٹل اسمبلی۔ ایشیا اور مشرق بعید کا اقتصادی کمیشن ادارہ اقوام متحدہ کی خاص کمیٹی برائے بلقان۔ پاکستان کو مجلس کے مالیاتی کمیشن کا رکن بھی منتخب کیا گیا ہے۔ جس کے لئے نمائندہ کی نامزدگی پر غور کیا جا رہا ہے۔

اس سال کے دوران میں حکومت پاکستان نے اور بہت سی بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کی۔ مثلاً اپریل و مئی ۱۹۴۹ء میں محاصل اور تجارت کے عمومی معاہدہ میں شریک ہونے والی جماعتوں کی کانفرنس منعقدہ اینیسی (فرانس)

دولت متحدہ

دولت متحدہ کے وزراء اعظموں کی وہ دو کانفرنسیں جو لندن میں ہوئیں۔ اور ہند و پاکستان کانفرنسیں جو نئی دہلی اور کراچی میں منعقد ہوئیں۔ سب سے زیادہ اہم تھیں۔ لندن کی کانفرنسوں میں ممتاز سیاستدانوں کی بے تکلف صحبتیں ہوئیں۔ جن میں انہوں نے قطعی وعدے نہیں کئے۔ بلکہ ہائی کمشنروں کے رتبے اور آئین کے اہم مسئلہ وغیرہ پر ان کی سفارشات دولت متحدہ کی متعلقہ حکومتوں کے سامنے پیش کی گئیں۔ تاکہ آزاد ممالک کی حیثیت سے وہ ان امور کا فیصلہ کریں۔

ہندوستان

دسمبر سنہ ۱۹۴۸ء اور اپریل سنہ ۱۹۴۹ء میں بین المستعمراتی کانفرنسیں ہوئیں۔ جن میں بہت سے سیاسی۔ اقتصادی مالی نیز دیگر مسائل پر معاہدے ہوئے۔ دسمبر کی کانفرنس میں اس کا اعادہ کیا گیا۔ کہ اقلیتوں کی جان و مال کی حفاظت کرنا اس مستعمرہ کا فرض ہے۔ جہاں وہ اقلیتیں آباد ہوں۔ اور ان اقلیتوں کو اس حکومت کا وفادار رہنا چاہیئے۔ جس کی شہریت کا حق انہیں حاصل ہے۔ دونوں حکومتوں نے اس امر کا ذمہ لیا۔ کہ ہندوستان اور پاکستان یا ان کے کسی حصہ کو ملا دینے کے پروپیگنڈے کی مخالفت کی جائے۔ یہ طے پایا۔ کہ باقی ماندہ مسائل کو حل کرنے کے لئے ماہانہ ایک بین المستعمراتی کانفرنس ہوا کرے گی۔ اس کا بھی بندوبست کیا گیا، کہ مشرقی و مغربی بنگال کے وزیر اعظم اور چیف سیکرٹری نیز مشرقی و مغربی پنجاب کے انسپکٹر جنرل صاحبان گاہ بگاہ ایک دوسرے سے ملتے رہیں۔ یہ طے کیا گیا۔ کہ مشرقی و مغربی پنجاب کی سرحدیں قائم کی جائیں۔ اور متعلقہ فنانشل کمشنران اس امر کے متعلق اپنی سفارشات پیش کریں۔ مشرقی و مغربی بنگال کی سرحد قائم کرنے کے لئے بھی تین ججوں پر مشتمل ایک ٹربیونل قائم کیا جائے گا۔ بین المستعمراتی معاہدوں کی تعمیل کی جانچ کرنے کی غرض سے ہر مستعمرہ نے ایک مرکزی ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

کشمیر

اقوام متحدہ کے کمیشن نے کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کی کوششیں کیں۔ جنوری سنہ ۱۹۴۹ء میں دونوں ملکوں نے لڑائی بند کرنے کا حکم دے دیا۔ اور اس کے بعد متارکۂ جنگ پر معاہدہ ہونا چاہیئے تھا لیکن ہمارے آزاد اور منصفانہ استصواب رائے کے مطالبہ سے خوفزدہ ہو کر ہندوستان اسے ٹالنے کی تدبیریں کر رہا ہے۔ ہمارے وزیر اعظم نے بارہا اس امر کا صاف لفظوں میں اعلان کر دیا ہے۔ کہ ہمارا فیصلہ یہ ہے۔ کہ کشمیر کا مستقبل استصواب رائے کے ذریعہ طے کیا جائے گا۔

انڈونیشیا

انڈونیشیا میں ولندیزیوں کی جارحانہ کارروائی کے خلاف احتجاج کے طور پر پاکستان نے ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۴۸ء سے ولندیزی طیاروں کو پاکستان کی فضا میں پرواز کرنے کی ممانعت کر دی۔ نیز کے۔ ایل۔ ایم کا قبول لائسنس ختم کر دیا۔ ہم نے اقوام متحدہ میں اور اس کے باہر انڈونیشیا کی جمہوریت کا ساتھ دیا ہے۔ اگر پاکستان اور دوسری طاقتوں کی وجہ سے انڈونیشیا کو بین الاقوامی ہمدردی حاصل نہ ہوتی۔ تو اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ولندیزیوں اور جمہوری حکومت کے درمیان بٹاویہ میں جو معاہدہ مئی ۱۹۴۹ء میں ہوا۔ وہ نہ ہو سکتا تھا۔ ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۴۸ء کو ہم نے ایک غیر سرکاری خیر سگالی مشن انڈونیشیا بھیجا۔ اس مشن نے وہاں کئی ہفتے قیام کر کے پاکستان کے ۱۵۹ سابق سپاہیوں کو واپس وطن لانے کے مسئلہ پر بات چیت کی۔ ان سپاہیوں کو اب وزارت دفاع نے اپنے اپنے وطن بھیج دیا ہے۔

(باقی دیکھو صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیام پاکستان پر دو سال گذرنے کے بعد

پاکستان دوسروں کی نظر میں

—— (۱) ——

چونکہ پاکستان نے مشرق وسطیٰ کے مفاد کی علمبرداری کی ہے۔ اس لئے توقع ہے کہ رفتہ رفتہ پاکستان پر سارے مشرق وسطیٰ کی نگاہیں مرکوز ہوتی جائیں گی۔ اسرائیل کے خلاف سلامتی کونسل میں عربوں کا مقدمہ پیش کرنے کے سلسلے میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان اپنی بے نظیر قابلیت کا اظہار کر چکے ہیں۔ انہوں نے عربوں سے زیادہ حسن وخوبی کے ساتھ عربوں کی وکالت اور ترجمانی کی۔ پاکستان کی آبادی عرب ممالک سے زیادہ ہے۔ تمام عرب ممالک کی فوجوں کی مجموعی تعداد سے پاکستان کی تجربہ کار فوج کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود پاکستان نے کسی کی جانب حریصانہ نظر نہیں ڈالی۔ پاکستان سے کسی کو خطرہ نہیں کوئی اندیشہ نہیں اور وہ ان سے کسی معاوضہ کا طالب نہیں بلکہ عربوں کے مفاد کی علمبرداری کے لئے ہر وقت کمربستہ ہے۔ پاکستان کے عوام اسلام کے اتحاد واتفاق اور یکجہتی کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہمہ تن تیار ہیں۔ پاکستان کا تمدن پاکستان کا کلچر عربی اور فارسی ہے ...... اس لئے مشرق وسطیٰ میں پاکستان کی روز افزوں دلچسپی اور پاکستان میں مشرق وسطیٰ کے ممالک کا دلچسپی لینا ناگزیر ہے"

(نامہ نگار خصوصی جریدہ "اکنامسٹ" لندن)

—— (۲) ——

"پاکستان ایک اسلامی طاقت ہونے کی وجہ سے اور خصوصاً اس لئے کہ دوسرے اسلامی ملک اس کی نمایاں اقتصادی اور سیاسی ترقی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اسلامی ممالک کی رہنمائی کر سکتا ہے"

(نامہ نگار خصوصی ٹائمز ۲۰ جولائی ۱۹۴۹ء)

—— (۳) ——

پاکستان نے عرب ممالک کی عطیے ہی سے مدد نہیں کی بلکہ تحریک صیہونیت کے خلاف ہماری جدوجہد میں بارہا دلیری سے ہماری مدد کی ہے۔ غالباً سلامتی کونسل میں پاکستان کے نمائندے (چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان) کی کوششوں کی یاد ابھی تازہ ہو گی جب یہ واقعات تاریخ میں آ جائیں گے تب عربوں کو اس امر کا صحیح اندازہ ہو گا کہ پاکستان کی حکومت اور عوام نے انہیں کتنی امداد دی ہے۔

ہمیں اس کا احساس ہے کہ پاکستان کل عرب حکومتوں سے اور خصوصاً مصر سے ہمیشہ دوستی پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے اور وہ اس ملک سے اپنے تعلقات استوار کرنے کی سرگرم کوشش کرتا رہا ہے۔ یہ بجا ہو گا کہ مصر پاکستان کی دوستی کا جواب دے اور چند پاکستانی لیڈروں اور صحافیوں کو مصر آنے کی دعوت دے اور اگر مصر پاکستان سے طلباء اور معلمین کا تبادلہ کرے تو یہ امر مستحسن ہو گا۔

ہمیں بڑی ریاستوں کی دوستی کی ضرورت ہے جن پر ہم سہارا لے سکیں۔ پاکستان نے ہماری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے۔ اب ضرورت ہے کہ ہم بھی کوتاہی نہ برتیں اور دونوں ممالک کے درمیان باہمی حمایت تعاون اور اشتراک کے لئے سعی جمیل کریں۔

("المصری" قاہرہ ۱۰ جولائی ۱۹۴۹ء)

—— (۴) ——

اگر پاکستان نے ہندوستان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آزاد جمہوریہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ تو صرف یہی نہیں کہ تمام دنیا میں وہ سب سے بڑی مسلم ریاست ہو گی۔ بلکہ غالباً باستثناء مصر وہ سب سے زیادہ خوشحال ملک ہو گا

پاکستان ہی وہ واحد ملک ہے جس نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے موافق تجارتی توازن قائم کرنے کا نادر امتیاز حاصل کر لیا ہے۔ اس مبارک مالیاتی پوزیشن نے اس کے لئے وسیع امکانی قوت اور ترقی کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ اغلب ہے کہ پاکستان مشرق وسطیٰ کی قیادت حاصل کرے ....

ارادہ بلند۔ عزم مستقل اور رجائیت پسندی ایک نئے ملک کی جان ہیں اور پاکستانیوں میں ان کا فقدان نہیں بلکہ افراط ہے۔ مستقبل کے بارے میں ان کی گفتگو ہمیشہ ان الفاظ پر ختم ہوتی ہے "دو پانچ سال کے وقفے کے بعد تشریف لایئے اور ہمیں دیکھئے آپ حیرت زدہ اور انگشت بدنداں رہ جائیں گے۔"

(ڈیلی میل ۳ جولائی ۱۹۴۹ء)

—— (۵) ——

ظفر اللہ خاں اخلاص قربانی اور وطنی روح کی زندہ مثال ہیں۔

کیا عرب فلسطین کے لئے سر ظفر اللہ خاں کے دفاع کو فراموش کر سکتے ہیں؟ جب کہ اس معزز باوقار عالم نے حرارت ایمانی سے فلسطین کی خدمت کی؟

کیا عرب ظفر اللہ خاں کی خدمات کو اطالوی مستعمرات کے قضیہ کے پیش ہونے کے وقت بھول سکتے ہیں۔ جب کہ آپ کے ذریعہ سے ہی بیون کی سکیم فیل ہوئی۔

کیا عرب اور مشرقی دنیا ہالینڈ کے انڈونیشیا پر مظالم کے وقت آپ کی غیرت اور دفاع کو نظر انداز کر سکتی ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ یہ شخص پاکستان گورنمنٹ کے بانیوں میں سے ہے اور محمد علی جناح کا خاص مددگار رہا ہے۔ آپ اس وقت دنیا کے سیاسی لیڈروں میں غیر معمولی شہرت اور قابلیت رکھتے ہیں۔ آپ نے اپنے ملک کے نام کو سیاسی حلقوں میں بلند کر دیا ہے۔ دمشق آپ جیسی شخصیت کو خوش آمدید کہتا ہوا خدا تعالیٰ سے آرزومند ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے بھی زیادہ اسلامی دنیا کی خدمت کی توفیق دیوے۔ (الایام دمشق)

—— (۶) ——

"ظفر اللہ خاں نے عربوں کے قلوب میں اپنے آپ کو محبوب بنا لیا ہے۔ آپ کی خدمات کو ہرگز فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وہ شخصیت ہے۔ جس نے قانونی رنگ میں عربی قضایا کی کامیاب وکالت کی ہے دمشق آپ کو خوش آمدید کہتا ہے اور آپ کی شخصیت عظمےٰ پر فخر کرتا ہے" (انقلاب دمشق)

فوجی احباب کیلئے

نظارت بیت المال نے فیصلہ کیا ہے کہ فوجی احباب کی طرف سے ہر ماہ جو رقوم لازمی چندوں کی آئیں۔ ان کی اطلاع آئندہ ماہ کی پانچ تاریخ تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائی جایا کرے اس فہرست میں فوجی دوست کا نام ان کا عہدہ وغیرہ اور رقم مع تفصیل جو انہوں نے گزشتہ ماہ بھجوائی ہو گی درج ہوا کرے گی اسلئے فوجی احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ جب وہ کوئی رقم چندہ لازمی یعنی چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ چندہ حفاظت مرکز ادا فرمادیں تو رقم کی ادائیگی کے ساتھ ہی نظارت بیت المال کو بھی اطلاع دیا کریں کہ انہوں نے کس چندہ کی مد میں کس قدر رقم کس ذریعہ سے بھجوائی ہے۔ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

بقیہ صفحہ ۶

افغانستان

یہ امر افسوسناک ہے کہ باوجود اسکے کہ پاکستان کے عوام نیز پاکستان کی حکومت اپنے ہمسایہ افغانوں سے محبت اور ہمدردی رکھتے ہیں۔ اور بارہا انہوں نے اس کا اظہار بھی کیا ہے۔ لیکن ہمارے عندیہ اور عمل کو غلط پیش کرنے کی ایک سازش نے ہمارے اور افغانستان کے تعلقات اچھے نہ رہنے دیئے۔ حکومت افغانستان نے ہمارے گورنر جنرل کی اس تقریر کے خلاف احتجاج کیا جو انہوں نے اپنے دورہ سرحد کے زمانے میں کی تھی اور جس میں انہوں نے قبائلی علاقہ کو پاکستان کا جزو لاینفک قرار دیا تھا۔ [illegible] کہ اس احتجاج کو یہ کہہ کر رد کر دیا [illegible] یہ پاکستان کے داخلی معاملات میں دخل اندازی ہے۔

یہ تحریر کرتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ کابل ریڈیو پاکستان کے خلاف بڑا زہریلا پروپیگنڈا کرتا رہا ہے۔ ڈیورنڈ لائن کے اس طرف جو قبائل آباد ہیں اور جنہوں نے اپنی قسمت پاکستان سے وابستہ کر دی ہے وہ ہماری حکومت کا اہم جزو ہیں اور انہوں نے ہمارے طریق کار سے مکمل تعاون برتا ہے جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم نے افغانستان سے سچی دوستی برتی اور مخیرانہ رویہ اختیار کیا۔ ہم نے افغانستان کی تجارت کے لئے ہر ممکن سہولت مہیا کی اور اسے ریل سے مال اور مسافروں کی آمد ورفت کا ترجیحی حق بھی دیا۔

مشرق وسطیٰ

مشرق وسطیٰ کے اسلامی ملکوں سے ہمارے تعلقات بڑے دوستانہ رہے ہیں ان ملکوں میں پاکستان دوستی کا جتنا جذبہ ہے اس کا اندازہ اس زمانہ میں ہوا۔ جب حال ہی میں ہمارے وزیر اعظم نے مصر، عراق اور ایران کا دورہ کیا۔

ہمارا مشرقی ہمسایہ برما گذشتہ سال جن دقتوں کا سامنا کرتا رہا ہے۔ ان سے ہمیں بڑی پریشانی لاحق ہے۔ دولت متحدہ کے اور ملکوں کے ساتھ پاکستان نے برما کی حکومت کو ہر مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ تاکہ وہ اپنے ملک میں پھر امن وامان قائم کر سکے۔

(زمیندار مورخہ ۱۳/۱۴ اگست ۱۹۴۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کی دوسری سالگرہ

مغربی پنجاب ـــــــ ابتدائی دو سال

(از قلم ڈائرکٹر صاحب ۔ تعلقات عامہ ۔ مغربی پنجاب)

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو قیام پاکستان کے بعد صوبہ پنجاب دو نئے صوبوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ مغربی پنجاب اور مشرقی پنجاب۔ مغربی پنجاب جس کا رقبہ قریباً ۶۲،۱۲ مربع میل ہے۔ پاکستان کو ملا۔ اور مشرقی پنجاب جس کا رقبہ تقریباً ۳۷،۰۰۰ مربع میل ہے۔ ہندوستان کے حصہ میں آیا۔ ان دو صوبوں کے سرحدی خط کا اعلان تین دن کے بعد ہوا۔ یہ اعلان پاکستان کے شہریوں کے لئے ایک بلائے ناگہاں ثابت ہوا۔ کیونکہ امید کے خلاف اور ان کی رائے میں انصاف کے مسلمہ اصولوں اور قاعدوں کے خلاف متصل مسلم اکثریت کے علاقوں کے بڑے حصے جو مغربی پنجاب کی اقتصادی زندگی کے لئے بہت اہم تھے۔ مغربی پنجاب سے چھین کر ہندوستان کو دیدیئے گئے۔ علاقہ کی اس کانٹ چھانٹ سے جو مسائل پیدا ہوئے۔ وہ بہرصورت اس صوبے اور اس کے انتظام کے لئے کافی مشکل ثابت ہوتے لیکن دوسرے مسائل کے باعث یہ مسئلے پس پشت پڑ گئے۔ جن سے اس صوبہ کو اپنی پیدائش کے وقت ہی دوچار ہونا پڑا۔ مثلاً مشرقی پنجاب کے ان لاکھوں مسلمانوں کو بچانے کا مسئلہ جن کی زندگی سخت خطرہ میں تھی۔ پھر ان کو پناہ دینے اور از سرِ نو آباد کرنے کا مسئلہ اور ساتھ ہی ساتھ اپنے اقتصادی انتظام اور اقتصادی زندگی کو مکمل تباہی سے بچانا۔ کیونکہ ہندو اور سکھ ہر تجارت اور کاروبار کو دفعتاً چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

باوجود اس کے کہ سرحد کا خط بنانے میں انصاف سے کام نہیں لیا گیا۔ پھر بھی مغربی پنجاب کے حصہ میں پرانے پنجاب کے مشہور عالم نہری نظام کا بیشتر حصہ آ گیا اور ایک کروڑ ایکڑ زرخیز و ترقی یافتہ نہری زمین بھی مل گئی۔ جو اپنی گیہوں اور روئی کی فصلوں کے لئے مشہور ہے ہم اس زمین کو بجا طور پر پاکستان کے موجودہ اقتصادی استحکام کا ستون کہہ سکتے ہیں۔ ہندو اور سکھ اقلیتیں عرصہ سے مغربی پنجاب کی اقتصادی زندگی پر چھائی ہوئی تھیں۔ اس علاقہ کی تقریباً ہر صنعت۔ تجارت اور انہی کے ہاتھوں میں تھی۔ اور وہ یہاں کی لاکھوں ایکڑ زرخیز زراعتی زمین کے مالک تھے۔ اور اس پر کاشت بھی کرتے تھے۔ نیز یہاں کی زراعتی پیداوار کو ملکی اور غیر ملکی منڈیوں میں پہنچانے اور اسے فروخت کرنے میں زیادہ تر وہی روپیہ لگاتے تھے۔

قوم کشی کی مشہور مہم جس کی ابتدا تقسیم کے وقت مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کے خلاف ہوئی تھی۔ اس نے مغربی پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں کو ہوشیار کر دیا تھا۔ اور انہوں نے اپنی دکانیں۔ بنک۔ کارخانے بند کرکے اور اپنی کھڑی فصلیں چھوڑ کر پاکستان سے بھاگنا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ یہ نیا صوبہ اسی وقت بنا۔ جب اس کے اقتصادی نظام کے اہم اعضاء تقریباً مفلوج ہو کر رہ گئے تھے۔

قحط کا خطرہ دور کرنے اور مکمل اقتصادی تباہی سے بچنے کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ اس صورتِ حال کو جلد درست کیا جائے۔ اسکی ضرورت تھی۔ کہ روئی اور چاول کی ان قیمتی فصلوں کو وقت پر کاٹنے کا بندوبست کیا جائے۔ جنہیں ان کے غیر مسلم مالکان اگست اور ستمبر ۱۹۴۷ء میں چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ ان فصلوں سے بازار کے قابل روئی اور چاول حاصل کرنے کے لئے ان کو وقت پر روئی اوٹنے اور چاول کوٹنے کی ملوں میں بھیجنا بھی ضروری تھا۔ اس کے معنی یہ تھے۔ کہ صنعتی کاروبار کو وقت پر بحال کرنا تھا۔ نیز تجارتی مالیاتی اور مارکیٹنگ کے مردہ کاروبار کو از سرِ نو زندہ کرنا تھا۔ مزید برآں اس کا بھی بندوبست کرنا تھا۔ کہ زمین کی کاشت ہو کر آئندہ فصل بوئی جائے۔ اور آبپاشی کے لئے نہروں میں پانی مہیا کیا جائے۔

یہ مسائل جتنے فوری تھے۔ اتنے ہی پیچیدہ بھی تھے۔ لیکن ان سے کہیں زیادہ فوری مسئلہ یہ تھا۔ کہ مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کو بچایا جائے۔ جن کو بڑے پیمانہ پر قتل کیا جا رہا تھا۔ لوٹا جا رہا تھا۔ اور اغوا کیا جا رہا تھا۔ تقسیم سے پہلے ہی کچھ مہاجرین ایک غیر منصفانہ سرحد کو عبور کرکے مغربی پنجاب میں داخل ہو گئے تھے۔ اور ۱۴ اگست کے بعد تو ان کے قافلے پر قافلے آنا شروع ہو گئے۔ اور صوبہ کے مہاجر کیمپوں میں جنہیں عجلت سے بنایا گیا تھا۔ ان کا ہجوم ہو گیا۔ ان مہاجرین نے اس بربریت اور ظلم کے قصے سنائے۔ جو ان پر ڈھایا گیا تھا۔ چنانچہ مشرقی پنجاب [illegible] جلد از جلد تخلیہ کرانے کے لئے جان توڑ کو[illegible] تقریباً پچاس ساٹھ لاکھ تھے۔ تخلیہ [illegible] انسانوں کے اس خانہ برباد اور کثیر جماعت کو پناہ اور امداد دینے اور انہیں مغربی پنجاب میں از سرِ نو آباد کرنے کے عظیم مسائل بھی شامل تھے۔

یہ عظیم مسائل جن کی انسانی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ ایک ایسی انتظامی مشینری کو حل کرنے تھے۔ جس کو مابعد تقسیم کی خطرناک ابتری اور بدنظمی کے بعد سنبھلنے کی فرصت نصیب نہیں ہوئی۔

سرکاری ملازمتوں کے تقریباً تمام ہندو اور سکھ عہدہ دار ہندوستان چلے گئے تھے۔ اور غیر منقسم پنجاب کے کئی محکموں پر یہ لوگ تقریباً پورا قبضہ کئے ہوئے تھے۔ غیر فنی عہدوں پر تو ان مسلمانوں کو رکھ لیا گیا ہے۔ جو مشرقی پنجاب اور ہندوستان کے دیگر حصوں سے آئے ہیں۔ لیکن ڈاکٹروں۔ انجینئروں اور دیگر فنی عملہ کی اب بھی شدید قلت ہے۔ اور آئندہ چند سال تک رہے گی۔ مجبوراً ابتدائی چند مہینوں میں حکومت اپنی پوری توجہ مہاجرین کے ہنگامی مسئلہ پر صرف کرتی رہی مہاجرین کی بحالی۔ امداد اور دوبارہ آبادکاری کے سلسلے میں صوبہ کو جو تگ و دو کرنی پڑی۔ اس کی وجہ سے ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء اور ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء کے درمیانی عرصہ میں صوبہ کی مالیات میں ۵۳۶ لاکھ روپے کا خسارہ ہوا۔ ۱۹۴۸-۴۹ء کے مالی سال کے بجٹ میں مزید ۳۷۹ لاکھ روپے خسارہ کی گنجائش رکھی گئی۔ ترقی کی اسکیموں کے لئے صرف قرضہ سے روپیہ حاصل ہو سکتا تھا۔ لہذا ۱۹۴۹ء کے شروع میں صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت کے درمیان طے پایا۔ کہ صوبائی حکومت عوام سے قرضہ لینے کے بجائے مرکزی حکومت سے قرضہ لے۔ یہ قرضے ان اسکیموں کے لئے دیئے جا رہے تھے۔ جنہیں مرکزی حکومت نے منظور کر لیا تھا۔ بعد میں مرکزی حکومت نے صوبہ کے اخراجات پر نظر رکھنے کے لئے ایک مالی مشیر مقرر کیا۔ صوبائی حکومت کے مختلف محکموں نے ترقی کی جو مختلف اسکیمیں تیار کی تھیں۔ ان پر روپیہ خرچ کرنے کی غرض سے ۱۹۴۸-۴۹ء کے مالی سال کے لئے ۱۲ کروڑ روپے کا ایک وسیع بجٹ تیار کیا گیا۔ لیکن ساز و سامان نہ ملنے کی وجہ سے تقریباً ۵ کروڑ روپیہ صرف کیا جا سکا۔

ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل نے ۲۴ جنوری ۱۹۴۹ء کو مجلس قانون ساز کو توڑنے اور وزارت کو ختم کرنے کا حکم دیا۔ اور صوبے کے گورنر کو ہدایت کی۔ کہ وہ کانسٹی ٹیوشن ایکٹ کی دفعہ ۹۲ الف کے تحت صوبہ کا نظم و نسق نئے انتخابات ہونے تک اپنے ہاتھ میں لے لے۔ موجودہ انتظامات کے مطابق یہ انتخابات ۱۹۵۰ء میں ہوں گے۔ اس عارضی انتظام کے تحت کوششیں کی جا رہی ہیں۔ کہ نظم و نسق کی مناسب طور پر اصلاح کی جائے۔ اور تعمیرِ نو اور ترقی کی ان اسکیموں کو مناسب طور پر چلایا جائے۔ جو گزشتہ سال تیار کی گئی تھیں۔ تقسیم کے بعد یکم اپریل ۱۹۴۹ء کو صوبہ نے نئے مالیاتی سال کے لئے پہلا متوازن بجٹ پیش کیا۔ مالیہ اور معمولی اخراجات کے درمیان توازن قائم کرنے کے لئے نئے ٹیکس لگائے گئے۔ اور تعلیم کے سوا جس کے لئے ۲۳ لاکھ روپے زیادہ کی گنجائش رکھی گئی۔ تمام دیگر اخراجات میں زبردست کمی کر دی گئی۔ ترقی کی اسکیموں کے مصارف عام آمدنی سے پورے نہیں کئے جاتے۔ لہذا اب ایک علیحدہ مد سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ ترقی کی اسکیموں کے بڑے مصارف کے نئے بجٹ میں ساڑھے چودہ کروڑ روپے کی وسیع گنجائش رکھی گئی۔ جس سے امید ظاہر ہوتی تھی۔ کہ مرکزی حکومت نے اسے منظور کر لیا۔ تو زیرِ غور اسکیمیں نہایت تیزی کے ساتھ ترقی کرنے لگیں گی۔

آبپاشی کے لئے وسیع۔ بے آب و گیاہ ریگستانی علاقہ تھل کو آباد کرنے کی اسکیم کی جانب خاص توجہ دی گئی۔ اقتصادی ترقی کی یہ سب سے اہم اسکیم ہے۔ جس پر صوبہ کاربند ہے۔ یہ ایک پرانی اسکیم ہے۔ جو بعض مختلف اسباب کی بناء پر معرض التوا میں پڑی رہی۔ بالآخر گزشتہ جنگ سے کچھ ہی قبل تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا۔ اور دورانِ جنگ میں جزوی طور پر مکمل ہو گیا۔ تقسیمِ ہند کے بعد مغربی پنجاب کے اربابِ اختیار نے اسکیم پر نظرِ ثانی کرکے اس میں ردوبدل کر دیا۔ اور اسکو بہت جلد عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی گئی۔ اس ریگستان کی آبادکاری میں شروع میں بڑی بڑی مشکلات پیش آئیں۔ کیونکہ وہاں بعض اوقات ریگستانی طوفان چند لمحوں میں ان چیزوں کو تباہ و برباد اور مسمار کر دیتے ہیں۔ جن کی تعمیر پر انسان مہینوں صرف کرتا ہے۔ لیکن ایک بار اگر اس علاقہ کو مناسب طور پر ترقی دے دی گئی۔ تو صرف یہی نہیں کہ اس سے مغربی پنجاب کی عمدہ زرعی زمین میں ۱۵ لاکھ سے ۱۸ لاکھ ایکڑوں کا اضافہ ہو جائے گا۔ بلکہ تجارت و صنعت کا مرکز بن جائے گا۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ جنگل لگانے اور زراعت کرنے سے یہاں کی آب و ہوا کی موجودہ برائیاں بالکل بدل جائیں گی۔

پاکستان کی دوسری سالگرہ کے موقع پر مغربی پنجاب کے حالات گزشتہ سال کی نسبت مسرت انگیز طور پر بہتر ہیں۔ قدرت نے صوبہ کو گیہوں کی ایک وافر اور بے نظیر فصل عطا کرکے عوام کی کوششوں میں مدد دی ہے۔ صوبہ کے حکام ۲ لاکھ ٹن فالتو گیہوں مرکزی حکومت کو پیش کر چکے ہیں۔ اب غذائی قوت کا دور گزر چکا ہے۔ صوبہ میں اب کوئی ضروری جنس چور بازار میں فروخت نہیں ہوتی۔ دیہاتوں میں تقریباً ۴۰ لاکھ اور شہروں میں تقریباً ۱۵ لاکھ مہاجرین بسائے جا چکے ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ثانی الذکر مہاجرین میں سے تقریباً ۷۵ تا ۸۰ فی صدی بخوبی کاروبار میں لگ گئے ہیں۔ بقیہ مہاجرین کے لئے مکمل اور مفید روزگار تلاش کئے جا رہے ہیں۔ تحقیقاتی کمیٹی اس مسئلہ کا مطالعہ کر رہی ہے۔ اور اسے حل کرنے کے لئے عام امکانی عارضی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ کاشتکار مہاجرین کے لئے ایک اعلیٰ اسکیم کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ جس کے رو سے ان مہاجرین کو زمین پر نصف ملکیت کے حقوق دیئے جا رہے ہیں۔ جو اپنے آبائی وطن میں زمینوں کے مالک تھے۔ چنانچہ صحیح ریکارڈوں اور مطالبات کا مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ اور اس کے اعداد و شمار فراہم کئے جا رہے ہیں۔ اس اسکیم کی تکمیل مہاجر مالکان زمین کی بحالی اور غیر مسلموں کی متروکہ زمینوں کی پیداواری قیمت کو برقرار رکھنے میں معاون ثابت ہوگی۔ تقسیم کے بعد مغربی پنجاب کی آبادی میں تقریباً ۲۰ لاکھ کا اضافہ ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کے اقتصادی وسائل پر زیادہ بار پڑ رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۹ رمضان المبارک تک وعدہ پورا کرنیوالے مجاہدین

تحریک جدید کے جن مجاہدوں نے ۲۹ رمضان المبارک تک اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر لیا ہے ان کے نام اخبار میں شائع کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ان احباب کو معلوم ہو جائے کہ ان کا نام دعا کے لئے حضرت اقدس کے حضور پیش ہو چکا ہے اور ان کا وہ عہد جو انہوں نے حضرت اقدس کے حضور اپنی مرضی اور اپنی خوشی سے کیا تھا پورا کر دیا۔ اس کے ساتھ یہ نوٹ کر دینا بھی ضروری ہے کہ تحریک جدید کے مجاہدین میں ایسے احباب بھی ہیں جو بسا اوقات چندہ کے لئے خود فاقہ برداشت کرتے ہیں اور بسا اوقات اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر روپیہ بھیجتے ہیں۔ اور اس تنگی کے باوجود اپنے دل میں بشاشت پاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ خدا کا قرض اس لئے ہے کہ اسے ادا کر دیا جائے۔ چنانچہ ایک مجاہد کا رات دن سلسلہ کی خدمت میں گذرتا ہے اور نہایت اہم اور مشکل سے مشکل کام ان کے سپرد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کام میں جلد سے جلد کامیابی عطا فرمائے (آمین) اور وہ تحریک جدید میں اپنی ماہوار آمد سے دگنی سے بھی زیادہ سالانہ رقم تحریک جدید میں ادا فرماتے ہوئے لکھتے ہیں ۲۹ رمضان المبارک کا اعلان دیکھ کر اپنا ۔/۲۶۸ کا وعدہ ارسال فرماتے ہوئے لکھتے ہیں "تنخواہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے خود ہی اپنے فضل سے سامان پیدا کر دیا۔ اس لئے وعدہ کی رقم ارسال ہے"۔ ایک اور دوست لکھتے ہیں۔ "آپ کی چٹھی ملی مجھے خود افسوس تھا کہ اس سال میں پیچھے رہا جا رہا ہوں۔ وجہ بھی خاص تھی۔ وہ یہ کہ دسمبر ۱۹۵۸ء سے تبدیل ہو کر اس جگہ آ گیا۔ مگر اب تک مجھے تنخواہ نہیں ملی۔ میں نے ایک خاص غرض کے لئے کچھ روپیہ امانت فنڈ میں رکھا تھا۔ وہ تو جس طرح اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا دیکھا جائے گا۔ آپ اب رقعہ مشمولہ کے مطابق ۔/۲۵۰ روپے میری پندرھویں سال کی رقم لے لیں اور میرا نام حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش کر دیں"۔ دفتر اول کے پندرھویں سال کی پہلی قسط ذیل میں شائع کی جاتی ہے۔ احباب کرام جن کے وعدے ابھی پورے نہیں ہوئے توجہ فرما کر اپنا وعدہ اس ماہ کے اندر پورا کرنے کا فکر کریں۔ کیونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ والسلام

برکت علی وکیل المال

نام	رقم
حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے	۔/۶۲۴
صاحبزادی امۃ اللطیف صاحبہ	۔/۲۴
صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ	۔/۵۰
حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	۔/۳۴۰
صاحبزادی آمنہ مسعود صاحبہ	۔/۲۷
صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ	۔/۷۵
مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ	۔/۲۷
صوفی محمد فضل الٰہی صاحب بیت المال	۔/۲۸
قاضی رشید احمد صاحب ارشد ؍	۴/۱۶
قریشی محمد عبد اللہ صاحب دفتر محاسب	۔/۱۵
سید محمود عالم صاحب آڈیٹر صدر انجمن	۲/۴۶
منشی چراغ دین صاحب دفتر قضا	۶/۵
ملک غلام فرید صاحب لاہور	۔/۷۵
عبد الرشید صاحب قریشی نائب وکیل المال	۔/۱۶
صوفی خدا بخش صاحب دفتر ؍	۔/۳۱
امۃ الکریم اہلیہ ؍ ؍	۔/۸
کریم اللہ پسر ؍ ؍	۔/۸
امۃ الرشید دختر ؍ ؍	۔/۸
مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی زود نویس	۔/۳۶
ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب	۔/۱۶
چوہدری بہاء الحق صاحب وکیل الصنعت	۔/۶۸
اہلیہ صاحبہ ؍ ؍	۔/۲۸
غلام قادر صاحب دیہاتی مبلغ	۔/۱۱
پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب تعلیم الاسلام کالج لاہور	۔/۷۰
جلال الدین احمد صاحب ؍ ؍	۔/۲۵
ملک بشارت احمد صاحب ؍ ؍	۔/۴۵
چوہدری غلام رسول صاحب ہائی سکول چنیوٹ	۔/۴۶
سرفراز صاحب سیالکوٹ چھاؤنی	۸/۲۵
اہلیہ صاحبہ ؍ ؍	۴/۱۵
حکیم سید پیر محمد صاحب سیالکوٹ	۔/۷۰

نام	رقم
ماسٹر قمر الدین صاحب سیالکوٹ	۔/۷۵
میاں محمد شریف صاحب ؍	۔/۸۰
ملک فیروز الدین صاحب سمبڑیال	۔/۵۰۸
چوہدری ظہور الدین صاحب کھیوہ باجوہ	۔/۱۸
گیانی محمد صدیق صاحب ؍	۔/۶
ماسٹر روشن الدین صاحب ہیڈ وال	۔/۱۰
میاں قطب الدین صاحب ؍	۔/۶
؍ اللہ دتہ صاحب بوٹ میکر ؍	۔/۱۵
چوہدری مبارک احمد صاحب بہلول پور سیالکوٹ	۔/۴۰
؍ عزیز الدین صاحب پسرور ؍	۔/۴۰
؍ نذیر حسین صاحب دوئم سیالکوٹ	۔/۴۰
مولوی غلام رسول صاحب مانگا چک نمبر بال	۱۴/۶
عبد الکریم صاحب ؍	۔/۱۲
رسول بی بی والدہ ؍ ؍	۸/۶
محمد رمضان صاحب ؍	۔/۱۱
سید نذیر حسین صاحب ؍	۔/۲۳
زینب بی بی صاحبہ محلہ ٹھٹھیالاں	۔/۱۶
غلام نبی صاحب کھاگووال	۔/۳۲
غلام رسول صاحب ؍	۴/۵
حافظ فیض احمد صاحب ؍	۱۰/۵
اعظم علی صاحب ؍	۱۲/۵
چوہدری نور احمد صاحب کھاکوکی	۸/۱۱
محمد عبد اللہ صاحب بٹ چونڈہ	۔/۱۲
بشیر احمد صاحب ؍	۔/۱۱
خورشید بیگم اہلیہ بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار	۔/۲۰
چوہدری محمد مختار صاحب ٹھیکیدار قلعہ صوبہ سنگھ	۔/۳۲۰
؍ محمد حسین صاحب عہدی پور	۔/۳۰
؍ محمد ابراہیم صاحب ؍	۔/۱۵
؍ محمد امین صاحب ؍	۔/۱۵
محمد عبد اللہ صاحب مگھروال عہدی پور	۔/۱۲
لفٹننٹ کرنل نظام الدین صاحب نیگھر انفیں	۔/۲۴۴
میاں اللہ دتہ صاحب عہدی پور	۔/۸

نام	رقم
چوہدری محمد یوسف صاحب مالوکے ککھگت	۔/۴۵
نظام الدین صاحب ڈیریانوالہ سیالکوٹ	۔/۴۸
ڈاکٹر لعل الدین صاحب ہیڈ مرالہ ؍	۔/۶۰
چوہدری محمد عبد اللہ صاحب محمد نگر لاہور	۔/۳۰۵
؍ غلام اللہ صاحب ؍	۔/۱۰۰
امام بی بی صاحبہ والدہ صوفی خدا بخش صاحب ؍	۴/۶
محمد یحییٰ صاحب ابن محمد موسیٰ صاحب نیلہ گنبد	۱۲/۲۰
قاضی محمد شفیع صاحب ؍	۔/۱۰
قاضی محبوب عالم صاحب ؍	۔/۱۰۵
مستری محمد حسین صاحب ؍	۔/۳۰
محمد صادق صاحب ہاشمی دہلی دروازہ	۔/۱۳
ماسٹر نذیر حسین صاحب ؍ مع اہلیہ صاحبہ	۔/۱۶
چوہدری مقبول احمد صاحب دہلی دروازہ	۔/۸۵
خانصاحب برکت اللہ خانصاحب سلطانپورہ	۔/۱۵۰
شیخ فیروز الدین صاحب ؍	۔/۵۳
شیخ عبد الحمید صاحب ؍	۔/۳۳
حیات بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد ابراہیم صاحب ماڈل ٹاؤن	۔/۲۷
مبارکہ بیگم صاحبہ ؍	۔/۷
کیپٹن شیر محمد صاحب ماڈل ٹاؤن	۔/۱۷۵
اہلیہ صاحبہ ؍ ؍	۔/۲۵
مستری غلام حسین صاحب شاہدرہ	۔/۴۰
ماسٹر کرم الدین صاحب گنج مغلپورہ	۔/۱۰
چوہدری غلام رسول صاحب A.S.M جلو	۔/۷۰
کیپٹن سعید احمد صاحب لاہور	۔/۳۰۶
سید ظہور احمد شاہ صاحب ؍	۔/۲۰
عبد الحمید صاحب راج گڑھ ؍	۔/۱۳۰
بابو عبد الحمید صاحب شملوی لاہور	۔/۱۸۰
اہلیہ صاحبہ ؍	۔/۴۱
ماسٹر چراغ الدین صاحب ؍	۔/۲۱

نام	رقم
سلطان احمد صاحب سنوری لاہور	۵/۱۲
سیدہ خورشید بیگم ماڈل ٹاؤن ؍	۔/۴۰
نور الدین صاحب کاتب لاہور حال ربوہ	۔/۱۸
عبد الوہاب صاحب قلعہ گجر سنگھ	۔/۱۳
نور بی بی صاحبہ والدہ نذیر احمد صاحب بھوکی	۔/۳۰
مولوی محمد عیسیٰ صاحب روحہ تلہ گنگ	۔/۲۲
حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	۔/۸۰
اہلیہ صاحبہ ؍ ؍	۔/۱۶
بھو بھی صاحبہ مرحومہ ؍ ؍	۔/۱۴
چوہدری محمد الدین صاحب بڑ میہ	۔/۲۶
غلام اللہ صاحب اسلم سعید والہ	۸/۲۰
ملک مبارک احمد صاحب منڈی چڑی	۔/۴۴
محمد عبد اللہ صاحب ؍ ؍	۔/۱۱
میاں ولی محمد صاحب منڈی چڑی	۔/۱۱
نور احمد صاحب ؍	۔/۹
جلال الدین صاحب	۔/۷
حافظ ملک محمد صاحب ننکانہ صاحب	۔/۱
مریم بیگم اہلیہ ملک محمد شفیع صاحب حال ربوہ	۲/۲۱
سید محمد اسمٰعیل صاحب وارہ بٹن	۸/۲۵
اہلیہ صاحبہ ؍ ؍	۸/۲۵
چوہدری منظور حسین صاحب سانگلہ	۔/۱۳۵
؍ نبی بخش صاحب ؍	۔/۱۶
چوہدری برکت علی صاحب چک جھمرہ ۱۱۷	۔/۲۱
کریم بخش صاحب کھوڑو چک	۶/۵
میر محمد بخش صاحب بیلیڈر گوجرانوالہ	۔/۲۵۰
مولوی غلام مصطفیٰ صاحب ؍	۔/۱۰۰
ماسٹر محمد بخش صاحب ؍	۔/۱۴
بابو نذیر احمد صاحب پسر	۔/۱۴
شیخ معراج الدین صاحب ؍	۔/۱۳۸
عنایت بیگم اہلیہ محمد شیر صاحب چغتائی ؍	۔/۳۰
محمودہ نیر صاحبہ گوجرانوالہ	۔/۳
چوہدری عزیز اللہ صاحب وکیل گوجرانوالہ	۔/۶۵
؍ محمد حیات صاحب امیر جماعت مدرسہ چٹھہ	۔/۴۴
چوہدری سردار خانصاحب ؍	۔/۸/۲۵
نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ ؍	۔/۳۰
چوہدری احمد خانصاحب کھیوہ والی	۔/۱۱
میاں اللہ لوک صاحب ترگڑی	۔/۶
مستری احمد الدین صاحب ترگڑی	۱۱/۵
چوہدری محمد شریف صاحب سبزی فروش حال ربوہ	۔/۷۵
عبد الرشید صاحب درویش کے گوجرانوالہ	۔/۲۵
ڈاکٹر محمد بخش صاحب رسول نگر	۶/۱۳
مستری نظام الدین صاحب لائلپور	۔/۱۰
خورشید بیگم صاحبہ ؍	۔/۷
ملک احمد الدین صاحب حوالدار لائلپور	۸/۳۸
عبد الرشید صاحب کھٹی ؍	۔/۳۲
عبد الرحیم صاحب ؍	۔/۵
مہر اللہ دتہ صاحب ؍	۔/۱۰
رشیدہ بی بی صاحبہ بنت مولا بخش صاحب منشی گوجرہ	۴/۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

- چوہدری غلام احمد خان صاحب مرحوم چک ۱۰۹/گ ب — ۶۵/-
- چوہدری محمد حسین صاحب چک ۳۱۲ ع لائل پور — ۱۳/۴
- عبد الحق صاحب درزی چک ۲۷۶ ع " — ۶/۸
- چوہدری غلام قادر صاحب " — ۲۲/-
- " محمد الدین " " — ۷/-
- اہلیہ صاحبہ بشیر احمد صاحب " — ۱۳/-
- محمد اسمعیل عرف بادشاہ " — ۲۲/-
- اہلیہ صاحبہ سید اقبال حسین شاہ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ — ۶/۴
- ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب چک ۱۲۷ ع بہاولپور — ۱۳/-
- اہلیہ صاحبہ کیپٹن غلام احمد صاحب چک ۶۴۴ ع گ ب — ۱۱۷/-
- والدہ صاحبہ چوہدری " " " — ۴۷/-
- شیخ عبد الرحمن صاحب نائب تحصیلدار تاندلیانوالہ — ۴۰/-
- حضرت میاں حبیب الرحمن صاحب والد " " — ۱۵/-
- چوہدری امداد علی خان صاحب چک ۲۳۰ ع — ۱۴/۴
- اہلیہ " " " — ۱۴/۴
- نور حسن صاحب چک ۲۹۷ ع لائلپور — ۸/-
- میاں جیون صاحب جھنگ — ۱۳/-
- عبد اللطیف صاحب ٹھیکیدار جنیوٹ — ۳۲/-
- اہلیہ صاحبہ " " — ۲۱/-
- والدہ بشریٰ بیگم صاحبہ لالیاں — ۱۵/-
- میاں محمد عبد اللہ صاحب احمد نگر — ۶/-
- مستری عبد الغنی صاحب " — ۲۲/-
- " فضل حق صاحب " — ۲۲/-
- سردار کرم داد صاحب معہ اہلیہ " — ۲۲/-
- عبد المجید صاحب شنگلی " — ۱۲/۸
- چوہدری امیر الدین صاحب چک درکھانہ — ۴۷/-
- قریشی محمد اکمل صاحب ربوہ — ۷۰/-
- ملک فضل احمد صاحب جھنگ — ۱۱/۸
- اہلیہ " " " — ۱۱/۸
- عبد الرزاق صاحب شورکوٹ — ۱۹/۸
- چوہدری محمد عبد اللہ صاحب جھنگ — ۱۸/-
- " عبد الغنی صاحب — ۳۵/-
- مولوی احمد الدین صاحب — ۱۶/
- چوہدری عمر الدین صاحب — ۱۲/-
- " شیر محمد صاحب جھنگ — ۷/۸
- " علی محمد صاحب " — ۶/۱۰
- ماسٹر علی محمد صاحب " — ۹/۸
- میاں گل محمد صاحب انسپکٹر سرگودھا — ۱۳/-
- اہلیہ صاحبہ " " " — ۱۱/-
- چوہدری امین اللہ خان صاحب سلانوالی — ۱۰/۸
- ملک ظفر اللہ خان صاحب خوشاب — ۶/۱۲
- حکیم محمد نذیر صاحب — ۶۰/-
- چوہدری غلام فرید صاحب مرحوم [illegible] — ۷/۴
- رسول بی بی اہلیہ " — ۱۰/-
- حافظ علی صاحب چک [illegible] سرگودھا — ۸/۴
- اہلیہ " " — ۹/-
- فتح علی صاحب " — ۹

- ملک غلام نبی صاحب چک ۹۸ ع سرگودھا — ۲۱/-
- چوہدری فتح علی صاحب " — ۲۵/-
- " غلام رسول صاحب نسیرا چک ۹۹ شمالی — ۱۶/-
- " خورشید احمد صاحب گوندل " — ۶/۸
- " احمد الدین صاحب چچہ " — ۹/-
- " عبد الغنی صاحب گوندل " — ۷/۸
- فضل کریم صاحب پراچہ بھلوال — ۱۱۱/-
- " " منجانب جنت خاتون اہلیہ — ۱۱۱/-
- " نعیمہ خاتون صاحبہ بنت خود — ۲۲/-
- " سعیدہ خاتون " — ۲۲/-
- " سلیم اختر " — ۱۱/-
- " نسیم اختر " — ۱۱/-
- شیخ مولا بخش صاحب کوٹ مومن — ۸/-
- میاں نور الدین صاحب چک ۹ ع " — ۴۰/-
- محمد الدین صاحب چک ۴۶ ع شمالی — ۲۵/
- مستری محمد الدین صاحب " — ۱۳/۱۲
- چوہدری بہاول بخش صاحب " — ۳۰/۴
- مہر امام الدین صاحب چک ۴۹ ع جنوبی — ۱۲/-
- عائشہ بی بی صاحبہ " — ۶/۸
- چوہدری عطاء اللہ صاحب چیمہ چک ۳۵ ج — ۱۳۰/-
- " محمد شریف صاحب چک ۹۳ ع ج — ۱۵/-
- خان بہادر ملک صاحب خان صاحب نون فتح آباد — ۳۲۰/-
- چوہدری خوشی محمد صاحب چک ۳۳ ج ع — ۲۶/-
- " مروے خان صاحب چک ۴۶ ع شمالی — ۱۰۶/-
- ملک فتح محمد صاحب منڈی بہاؤ الدین — ۱۳/-
- قاضی عبد الحمید صاحب " — ۲۳/۸
- اہلیہ " " — ۱۰/۸
- محمد شفیع صاحب کنسٹیبل " — ۱۸/-
- چوہدری نذیر احمد صاحب " — ۶۵/-
- سید احمد شاہ صاحب کھاریاں — ۵۲/-
- اہلیہ صاحبہ رحمت خاں صاحب افریقی " — ۱۵/۸
- میاں فضل الٰہی صاحب لالہ موسیٰ — ۷/۴
- محمد بخش صاحب شیخ پور گجرات — ۱۲/-
- نور حسن شاہ صاحب " — ۶/-
- اہلیہ " " — ۵/-
- چوہدری خورشید احمد صاحب " — ۳۰/-
- پیر محمد عبد اللہ صاحب گوئیکی — ۶/۴/-
- سردار خان صاحب " — ۱۱/۴
- منشی غلام محمد صاحب سعد اللہ پور — ۱۴/-
- سید عبد الغنی صاحب گھڑ گجرات — ۲۰/۸
- " عبد الرحمن صاحب " — ۲۶/۸
- نور ماہی صاحب ڈنگہ — ۶/۴
- بابو عطاء محمد صاحب — ۱۰/۱۰
- محمد ابراہیم صاحب — ۶/-
- سید محمد یوسف صاحب بھیلہ — ۳۵/۸
- " فضل شاہ صاحب " — ۷/۸
- " محمد شفیع صاحب " — ۸/-

- عبد الغنی صاحب منجانب امام الدین صاحب نوزنگ — ۱۱/۴
- حاجی باز خان صاحب " — ۸/-
- فاطمہ بی بی صاحبہ نوزنگ — ۸/۱۲/-
- حاکم بی بی صاحبہ سوک کلاں — ۱۶/۸/-
- ماسٹر غلام احمد صاحب گگرالی — ۱۳/۸
- سردار بیگم دختر " " — ۸/-
- سجادہ بیگم صاحبہ مونگ — ۹/-
- مولوی صدر الدین صاحب " — ۱۱/۸
- علی محمد صالح محمد صاحبان پنڈی لالہ مرالہ — ۱۶/۱۱
- راجہ علی محمد صاحب گجرات — ۲۲۱/-
- مولوی عمر الدین صاحب شادیوال — ۸/۸
- عبد الرشید صاحب جہلم — ۱۰/-
- ملک محمد الدین صاحب محمود آباد — ۲۹/-
- چوہدری کرم الدین صاحب عرف مومن چکوال — ۷/-
- مستری فضل کریم صاحب راولپنڈی — ۲۰/-
- کیپٹن محمد ابراہیم صاحب " — ۳۱۰/-
- حاجی نصیر الحق صاحب " — ۱۲۰/-
- جمعدار عبد الغنی صاحب — ۵۴/-
- ناصر احمد صاحب ناگپوری — ۳۰/
- اہلیہ صاحبہ میاں عبد الحی صاحب چک لالہ — ۷۰/-
- اہلیہ صاحبہ حاجی نصیر الحق صاحب راولپنڈی — ۱۸/-
- چوہدری سراج الدین صاحب " — ۲۰/-
- والدہ صاحبہ نور الدین صاحب " — ۵/۱۲
- صوبیدار فتح محمد صاحب " — ۶۰/
- نثار احمد صاحب ظفر " — ۶۰/-
- مولوی غلام نبی صاحب مصری چنگا بنگیال — ۳۱/۴
- بیگم مخدوم محمد افضل صاحب راولپنڈی — ۱۰۰/-
- قاری غلام المجتبیٰ صاحب تلہ گنگ حال نارووال — ۸۰/-
- محمد عالم صاحب سٹیشن ماسٹر جنڈیالپور — ۴۵/-
- چوہدری عبد العزیز خان صاحب کوٹ فتح خان صاحب — ۶۴/-
- ڈاکٹر برکت اللہ صاحب " — ۳۸/-
- ملک ستار بخش صاحب مجہ دہ ضلع اٹک — ۳۷۲/-
- محبوب عالم صاحب " — ۱۲/-
- ملک غلام نبی صاحب پنڈوری — ۴۵/-
- غلام محمد خان صاحب کھلول ڈیرہ غازیخان — ۲۲/-
- سید محمد صادق صاحب ہاشمی " — ۲۱/-
- کیپٹن ڈاکٹر محمد اقبال خان صاحب مظفر گڑھ — ۱۱۰/۵
- " منجانب محمد خان صاحب والد " — ۲۸/۵
- " بابو احمد جان صاحب " — ۲۸/۵
- والدہ صاحبہ " — ۲۸/۵
- " ہمشیرہ سعیدہ صاحبہ " — ۲۷/۵
- " " حمیدہ صاحبہ " — ۲۷/۵
- " " عزیزہ صاحبہ " — ۲۶/۵
- " برادر حمید احمد صاحب " — ۲۶/۵
- غلام احمد صاحب جہساد — ۲۵/-
- سید محمد حسین شاہ صاحب علی پور — ۴۱/۱
- اہلیہ صاحبہ " — ۸/۱

- کیپٹن منظور الحق صاحب ایبٹ آباد — ۹۵۰/-
- سردار احمد صاحب سب پوسٹ ماسٹر خانیوال — ۳۲/-
- میاں محمد حسین صاحب مردان — ۴۳/-
- میاں محمد اکرم خان صاحب چارسدہ — ۵۰۰/-
- کیپٹن حمید احمد صاحب حکیم کھلنا بنگال — ۴۶۰/-
- اہلیہ " " " — ۶۰/-
- پسر " " " — ۶/-
- ڈاکٹر محمد الدین صاحب لنڈی کوتل — ۱۰۰/-
- خان عبد الحمید خان صاحب زیدہ — ۱۳۰/-
- خان زادہ امیر اللہ خان صاحب اسمٰعیلیہ — ۱۹/-
- فقیر اللہ صاحب تریاب خادم پشاور — ۱۲/-
- اہلیہ صاحبہ مرزا برکت علی صاحب " — ۱۴/۱۱
- ملک عبد الحمید صاحب واہ کیمپ — ۶۰/-
- بابو غلام حسن خان صاحب ملتان — ۴۵/-
- اللہ دتہ صاحب " — ۱۱/۱۲
- شیخ عبد الرزاق صاحب " — ۴۵/-
- سیٹھ اللہ جوایا صاحب " — ۳۰۰/-
- محمد الدین صاحب کبیر والہ — ۲۶/-
- ملک نور الدین صاحب " — ۲۶/-
- مہر محمد نواب خان صاحب افسر مال مظفر آباد — ۲۵۰/-
- میاں واحد بخش صاحب میلسی — ۲۳/-
- عبد العزیز صاحب چک ۹۸/15-L ملتان — ۸/-
- عزیز محمد خان صاحب ہیڈ کلرک بہاولپور — ۷۴/-
- فتح محمد صاحب چک ۹۳/6-R " — ۱۴/-
- غلام علی صاحب " — ۱۰/-
- غلام محمد صاحب " — ۷/-
- چوہدری پیر محمد صاحب چک ۱۶۰/7-R " — ۱۵/-
- احمد خان صاحب چک ۱۶۸ ع حافظ مراد " — ۱۱۱/-

کام کرنے کا طریق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں "اس بات کو دل سے نکال دینا چاہیئے۔ کہ جب تک محلہ تمام خدام کسی کام میں شریک نہیں ہوتے اس وقت تک کسی کام کو شروع ہی نہ کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب بھی کام کا موقعہ آئے گا مخلص اور دیانت دار خدام ہی آگے آئیں گے۔ اور وہی شوق سے اسے سرانجام دیں گے"۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۱ء

پس "مخلص اور دیانت دار خدام آگے بڑھیں اور مجلس خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل پر عمل شروع کر دیں۔ اس طرح اپنے نیک نمونے میں غافل خدام کو ہشیار کریں۔

خاکسار محبوب عالم خالد۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

روزنامہ الفضل لاہور 768
۱۴ اگست ۱۹۴۹ء

نئی زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کو معرضِ وجود میں آئے ابھی دو سال کا عرصہ ہوا ہے۔ یہ عرصہ اتنا زیادہ نہیں ہے۔ کہ کوئی ملک خاصکر اتنا وسیع ملک جتنا کہ پاکستان ہے۔ اور پھر جو ایسے غیر معمولی حالات میں معرض وجود میں آیا ہو کوئی اپنی ممتاز خصوصیت نمایاں کر سکے۔ عظیم قوموں اور عظیم ممالک کے بننے سنورنے کے لئے صدیاں درکار ہوتی ہیں۔ یہ ایک ایسی تعمیر ہے۔ جس میں ہزاروں فن کاروں کی صنعت کاری اور ہزاروں معماروں کا حاصل عمر خرچ ہوتا ہے۔ تو تب کہیں جا کر بنیادیں وہ استواری حاصل کرتی ہیں۔ کہ ان پر ایک مخصوص شان وشوکت کے دیوار و در اور مخصوص ادا کی شان وشکوہ کی توقع کی جا سکتی ہے:

بے شک یہ ایک ایسی قوم کا ملک ہے جس کی ماضی نہائت شاندار ہے۔ جس نے قرنہا قرن تک اقصائے عالم میں کوس لمن الملوک بجایا۔ جس نے مشرق ومغرب کی تمام قدیم وجدید اقوام کی ذہنیت تبدیل کر کے رکھ دی۔ جس نے تمام معلومہ دنیا پر دولت فائقہ کی حیثیت سے صرف سیاسی قبضہ ہی نہیں کئے رکھا۔ بلکہ انسان کی ضمیر پر بھی اپنی رواداری اور حسن واحسان سے حکمرانی کی۔ جس نے نہ صرف قدیم اقوام کی تہذیب وتمدن علوم وفنون کو جاوداں زندگی عطا کی۔ بلکہ ان پر ایسے جدید نمایاں اور چمکتے ہوئے نقش ونگار کئے جو رہتی دنیا تک تہذیب وتمدن کا گل سر سبد بنے رہیں گے اور جن کو زمانہ کی کوئی گردش کبھی نہیں مٹا سکتی وہ قوم جس نے انسان کے جذبۂ عبودیت کو نہ صرف مٹی پتھر اور لکڑی کے بتوں سے ہی آزاد کیا۔ بلکہ توہمات اور شرک کے نازک سے نازک اور غیر مرئی سے غیر مرئی اصنام کی رگوں سے بھی زندگی چوس لی۔ اور ان کو ناکارہ چیز اور مردہ بنا کر الگ پھینک دیا۔ وہ قوم جس نے درختوں۔ پہاڑوں۔ دریاؤں اور انسانوں سے ان کی شان خداوندی اور شوکت ربوبیت چھین لی۔ وہ قوم جس نے صدیوں تک عیاشی اور شراب خوری کے طاغوتوں۔ سود خوری اور قمار بازی کے بھوتوں۔ نفع اندوزی۔ احتکار اور نسل ز کے جنوں۔ طبقاتی امتیازات۔ قبائلی فرقہ بندی ذات پات کی ننگ انسانیت تفریقوں کے عفریتوں کو مقید و پابہ زنجیر کر دیا۔ جس نے ادنی غلاموں کے سروں پر تاج شہنشاہی رکھ دیئے۔ اور شہنشاہوں کے کلہ تتاری میں درویشی کے طرے لہرا دیئے الغرض وہ قوم جس نے دنیائے جدید کے عظیم الشان دروازے کھولے۔ اور ان علوم وفنون کی بنیادیں استوار کیں۔ جن پر تہذیب نو کی وہ عمارتیں کھڑی ہوئی ہیں۔ جن کو دیکھ کر آج تمام دنیا ششدر وحیران ہے۔ یہ وہ قوم ہے۔ جو آج پاکستان میں آباد ہے۔

بے شک یہ وہی قوم ہے۔ لیکن آج کوئی جانتا بھی نہیں کہ یہ وہی قوم ہے۔ کیونکہ آج وہ اس درخت کے ٹھنڈ کی طرح ہے۔ جو کسی ویرانہ میں بے برگ وثمر بن پھول بن پھل اس طرح کھڑا ہو کہ جسکو دنیا بھول چکی ہو۔ جس پر کسی مسافر راہگیر کی کبھی شائد نظر جا پڑتی ہو۔ جو بے پرواہی سے دیکھ کر گذر جاتا ہے۔ اور پھر کبھی یاد نہیں کرتا۔ ایک ٹھنڈ جس کو دیکھ کر کوئی خیال بھی نہیں کر سکتا کہ اس پر بھی کبھی بہار آئی ہوگی۔ اس کی شاخوں میں بھی کبھی ہری ہری کونپلیں پھوٹی ہونگی۔ اس کی کونپلوں کے درمیان بھی کبھی پھول نمودار ہوتے ہوں گے۔ اور پھول خوش منظر اور دلاویز پھل بن کر چاند کی شعاعوں میں ننھی ننھی قندیلوں کی طرح جگ مگ جگ مگ کرتے ہوں گے۔

لیکن نہیں پاکستان بن گیا ہے۔ اور ہم اس ٹھنڈ کی پرانی جڑوں کو نمناک محسوس کرنے لگے ہیں واقعی جڑوں میں نمی سرائت کر رہی ہے۔ سب کو یہ محسوس ہو رہی ہے۔ بظاہر یہ ابھی ایک ٹھنڈ ہی ہے اگرچہ اس پر بہت سی بیرونی بیلیں چڑھ گئی ہوئی ہیں جو زہرناک ہیں۔ جن سے یہ ویسے تو ہرا بھرا معلوم ہوتا ہے۔ یہ بیلیں محض دوسو برس کی غلامی میں اس پر چڑھ گئی ہیں۔ جنہوں نے اس کی زندگی کو چوس چوس کر اپنا نکھار قائم کیا ہوا ہے۔ بعض اسکو نکما اور سوکھا ہوا ٹھنڈ سمجھ کر کلہاڑیاں ہاتھوں میں پکڑے اس کے گرد گھوم رہے ہیں کہ اس کی شاخیں تراش کر اپنے جہنم کا ایندھن بنالیں پھر بعض نادان دوست ہیں جو کھرپے سنبھالے اس کی جڑوں کو اس لئے کھودنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی نادانی سے سمجھتے ہیں۔ کہ اس طرح نمی تیزی سے جڑوں میں پڑھ جائے گی۔ اور درخت وقت سے پہلے پھر ہرا بھرا ہو جائے گا۔ یہ جلد کار نادان دوست نہیں سمجھتے کہ درخت بہت قدیم ہے۔ اس کی جڑوں کو جب وہ از سر نو زندگی پا رہی ہیں۔ تازہ نمی نے غیر معمولی طور پر نازک ونرم بنا دیا ہے۔ ایسی حالت میں ذرا سی چوک بھی اسکو ناقابل تلافی نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اگر یہ لوگ اپنا علم باغبانی کہ جو محض کتابی ہے۔ اور جو تجربہ اور مشاہدہ پر مبنی نہیں ذرا سنبھل کر استعمال کریں گے۔ اور نخل اسلام کو قدرتی طور پر تازگی حاصل کرنے کا موقعہ دینگے تو انشاء اللہ یہ مردہ پھر زندہ ہو جائے گا۔ مگر اس کے لئے صبر اور محنت درکار ہے۔

نخل پاکستان کی جڑیں مسلمانوں کے تمام فرقوں کا باہمی اتفاق واتحاد ہے۔ قائداعظم مرحوم نے اس کی آبیاری اسی چشمہ سے کی ہے۔ یہی اس کا آب حیات ہے۔ جو اسکو دوبارہ زندگی بخش سکتا ہے۔ اور جو اس کے لئے تنے کی رگوں میں دوبارہ زندگی کا رس دوڑا سکتا ہے جس سے برگ وگل وبار پھر نشوونما پائیں گے۔ جو اس کی شاخوں کو اتنا لمبا کر دیگا۔ کہ طائران ہوا ان میں اپنے ہنڈولے بنائیں گے۔ اور مسافر اسکے سائے میں آرام کرینگے

ربوہ کو پہلی بار دیکھکر

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج سیرالیون
حال ربوہ

ہم اپنے ربوہ کو دارالامان بنادینگے ۔۔۔ حریمِ خطۂ قدوسیاں بنادینگے
تری زمین کو اے وادِ غیر ذی زرع ۔۔۔ خدا کے فضل سے ہم گلستاں بنادینگے
نہ غمزدہ ہو تو ویران وخشک ٹیلوں پر ۔۔۔ انہیں کو دیکھنا جنت نشاں بنادینگے
پناہ گزیں ہیں تری گود میں جو مؤمن آج ۔۔۔ وہ ایک دن تجھے فخرِ جہاں بنادینگے
ہم اپنے عزم وعمل سے اسی بیاباں کو ۔۔۔ مثیلِ ارضِ مسیحِ زماں بنادینگے
بدل کے ارض وسما تیرے انکے بدلے ہم ۔۔۔ نئی زمین نیا آسماں بنادینگے
یہاں سے پھوٹ کے آبِ حیات کے چشمے ۔۔۔ ہر ایک ملک کو باغِ جناں بنادینگے
ہمارے زندہ امام اے زمینِ ربوہ تجھے ۔۔۔ خدا کے دین کا زندہ نشاں بنادینگے
ہوا ہے وحیٔ الٰہی سے انتخاب ترا ۔۔۔ تجھے جہان میں روحِ جہاں بنادینگے
مٹا کے مشرق ومغرب سے کفر وبے دینی ۔۔۔ جہاں کو عالمِ امن واماں بنادینگے

ملے گا قادیاں واپس ضرور پر صدیق
ہم اس زمین کو بھی قادیاں بنادینگے

قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا انتخاب

قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا انتخاب بروز جمعہ مورخہ ۱۹/۸/۴۹ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ لاہور میں جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور کی زیر نگرانی ہوگا جملہ زعماء حلقہ جات مجالس لاہور و دیگر عہدہ داران وارا کین مجالس حلقہ ہائے خدام الاحمدیہ لاہور جمعہ کے لئے مسجد احمدیہ میں تشریف لائیں۔ اور نماز کے بعد انتخاب کی کارروائی ختم ہونے تک مسجد میں ہی تشریف رکھیں۔ نئے انتخاب اور اس کی منظوری تک کے لئے مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب محمد نگر بطور قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کام کریں گے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اعلان تعطیل یوم آزادی کی تعطیل کی تقریب میں آئندہ منگل کو پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام مطلع رہیں۔ (مینیجر)

... مہم یہودیوں کی اکسائی ہوئی ہے

... شعبۂ اخبارات نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ اس میں چند عرب اخبارات ... خلاف ایک مہم شروع کر رکھی ہے۔

... شعبۂ اخبارات نے گذشتہ ہفتوں میں شائع کیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ... مسلسل سازشوں سے سوائے مشترکہ دشمن کے اور کسی کو فائدہ نہ ہوگا ... ری اور ... ت ویدی ... اردن کے ... حافت اور گروہوں کے ... ہو رویہ اختیار کیا ہے۔ اس کی بدولت عرب حکومتیں بھی اس قسم کا ایک رویہ اختیار کر لیں گی۔ لیکن اب تک اردن کے خلاف مہم شد و مد سے جاری ہے۔

بیان میں شامی اخبار "العبس" کے شائع کئے ہوئے ایک مقالہ کا خاص طور پر تذکرہ کیا گیا ہے۔ اخبار مذکور میں لکھا تھا کہ اردن پر عراق سے زیادہ ظلم کا حق ہے۔ شعبہ اخبارات کے بیان میں کہا گیا ہے کہ اس قسم کے مقالوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بیرونی طاقت اردن کی آزادی کے خلاف سازش کے جال بننے میں مصروف ہیں (اشاعت)

پاکستان کے صدر مقام کی تعمیر

کراچی ۱۳ اگست :- اسٹار کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے پروفیسر مانک بی بیھتا والہ نے کہا کہ کراچی کی جغرافیائی ... طویل عرصے والی منطقائی منصوبہ بندی ایک ایسا موضوع ہے جس پر حکومت کو بہت زیادہ توجہ دینی چاہیے پروفیسر بیھتا والا نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کراچی میں پانی کی نکاس کا موجودہ نظام جو پانچ لاکھ کی آبادی کے لئے بنایا گیا تھا۔ نہ کہ تیرہ لاکھ کی آبادی کے لئے وہ اب بیکار ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ زمین کے ذریعہ پانی کے طول تک گندے جراثیم پھیلا رہا ہے اس سے نکلی ہوئی گیس دھواں۔ دھول۔ مکھیاں اور مچھر کراچی میں وبا پھیلانے کی کوشش میں ہیں پروفیسر نے زور دیا کہ دھواں پھینکنے والے کارخانے شہر سے باہر قائم کئے جائیں (اشاعت)

جو کچھ پاکستان نے حاصل کیا ہے اس پر ملک کمر ہمت باندھ سکتا ہے

پاکستان کی ترقی پر ٹائمز کا تبصرہ

لندن ۱۳ اگست :- پاکستان کے یوم استقلال کے موقع پر ملک کی ترقی کا جائزہ لیتے ہوئے لندن کے اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم کراچی ایک طویل مضمون میں جو آج شائع ہوا ہے۔ رقمطراز ہے۔ پہلے سال کی پریشانیوں اور مصیبتوں پر نظر ڈالتے ہوئے پاکستان اپنی کمر ہمت باندھ سکتا ہے۔ ملک نے جو کچھ انسانی قوت اور انسانی کوشش سے حاصل ہو سکتا تھا وہ حاصل کر لیا ہے (اسٹار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرکاری اعلان

۱۔ عام اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مغربی پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی نئی فہرست رائے دہندگان کی تیاری بہت جلد شروع ہو جائیگی۔ قصباتی رقبوں میں ناموں کا اندراج اگست کے دوسرے ہفتہ میں شروع ہوگا اور دیہاتی رقبوں میں یکم ستمبر ۱۹۴۹ء سے شروع ہوگا۔ نئی فہرست رائے دہندگان حق رائے دہندگی بالغان پر مبنی ہوگی۔ تمام اشخاص خواہ مرد ہوں یا عورتیں جو اکیس ۲۱ سال کی عمر کو پہنچ چکے ہوں۔ رائے دینے کے مستحق ہونگے۔ اور ان کے نام ان رقبوں میں جن میں وہ رہائش رکھتے ہوں درج کئے جائیں گے۔

۲۔ کسی شخص کا نام فہرست رائے دہندگان میں درج نہ ہوگا۔

(ا) جو پاکستان کا شہری یا کسی ایسی ریاست کا جس کا الحاق پاکستان سے ہوا ہو۔ والی یا رعایا نہیں ہے۔ یا

(ب) جس کو کسی عدالت مجاز نے دیوانہ قرار دیا ہو یا

(ج) جو ایک ایسا دیوالیہ ہو۔ جسے عدالت سے بریت کا سرٹیفکٹ نہ ملا ہو

۳۔ ہر شخص کا نام اسی مقام پر درج ہوگا۔ جہاں وہ فی الواقع عام طور پر رہائش رکھتا ہے۔ اگر کوئی اشخاص عارضی طور پر روزگار وغیرہ ... ان پر عارضی رہائش یا کسی اور وجہ سے غیر حاضر ہوں تو ان کا نام انہی مقامات پر درج کیا جائے جہاں وہ فی الواقع رہتے ہیں۔ اور ان مقامات پر درج نہ کیا جائے جہاں وہ عارضی طور پر چلے گئے ہیں۔ ان اشخاص کے نام جو عارضی طور پر پہاڑوں پر مقیم ہوں وہاں درج نہ کئے جائیں۔ کیونکہ وہ ان مقامات پر تھوڑا عرصہ ٹھہر کر اپنے مستقل رہائشی علاقوں میں چلے آئیں گے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اپنے نام اپنے علاقوں میں درج کرائیں۔

۴۔ پٹواریوں اور دیگر ریلیشن محرروں کا مقرر درج نام کرنے والا عملہ ووٹ دینے کے حقدار اشخاص کی تحقیقات کیلئے خانہ بخانہ جائیں گے۔ پبلک کی خدمت میں التماس ہے کہ حقدار اشخاص کے ناموں کے اندراج کے لئے متعلقہ عملہ کی مدد کریں اور ایسے اشخاص کی عمر اور دیگر کوائف کے متعلق صحیح اطلاع دیں۔ تاکہ فہرست صحیح اور جلد تیار ہو سکے۔

تعلیم الاسلام کالج کا نتیجہ امتحان یونیورسٹی

بی۔ ایس سی کے امتحان مئی ۱۹۴۹ء میں کل آٹھ طلبہ شریک ہوئے۔ جن میں دو فیل۔ تین پاس اور تین کے نتائج کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

بی۔ اے کے امتحان مئی ۱۹۴۹ء میں کل چھ طلبہ شامل ہوئے۔ جن میں سے دو طلبہ پاس اور ایک کمپارٹمنٹ میں اور تین طلبہ کے نتائج کا اعلان بعد میں ہوگا۔

ایف اے کے امتحان میں کل نو طلبہ شامل ہوئے جن میں سے تین فیل۔ تین پاس اور تین کمپارٹمنٹ میں آئے ہیں :-

بی۔ ایس سی :- پاس :- رشید احمد نذیر ۲۳۳ نمبر
اعجاز الدین برکت ۲۳۱
بشیر الدین نمبر بعد میں

فیل دو
(جن کے نتائج کا بعد میں اعلان ہوگا)
اخوند فیاض احمد
مسعود احمد عاطف
شکیل احمد منیر

بی اے پاس :- رانا محمد خان ۲۵۳
قمر الزمان نصیری ۲۷۲

کمپارٹمنٹ :- چوہدری مسعود احمد (انگریزی)

فیل :- ×

نتیجہ بعد میں :- محمد نواب احمد - محمد اختر حفیظ - شیر محمد خان

ایف اے :- پاس :-
حسام الدین ۲۸۰
اقبال احمد ۳۴۸
خورشید احمد ۳۴۴

کمپارٹمنٹ :-
سید مبارک احمد شاہ (فارسی)
چوہدری منیر احمد (انگریزی)
عطاء اللہ ملک (انگریزی)

فیل ۳

ایف۔ ایس سی کا نتیجہ : مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۴۹ء کو شائع ہوگا۔ انشاء اللہ

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

امریکہ نے برطانیہ کو برآمد بڑھانے کی اجازت دیدی

واشنگٹن ۱۳ اگست : اطلاع ملی ہے۔ کہ امریکہ نے ۱۹۴۵ء کے قرض کے معاہدے کی دفعہ ۹ کو عارضی طور پر منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ قدم ڈالر کی کمی کے بحران کو کم کرنے کے لئے اٹھایا گیا ہے۔ اس دفعہ میں برطانیہ پر دولت مشترکہ یا دیگر مقامات کے ساتھ امریکی برآمد کے مقابلے میں برآمد کی تجارت بڑھانے پر پابندی ہے۔ یہ فیصلہ امریکہ کے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے زراعت اور مالیات کے محکموں کی مخالفت کے باوجود کیا ہے۔ ان دونوں محکموں کے سامنے کثیر التعداد میں زراعت کے فالتو سامان فروخت کرنے کا مسئلہ ہے (اشاعت)

برما میں شراب کی بارش

رنگون ۱۳ اگست :- شمالی برما میں مکٹیلا کے آس پاس کے دیہاتوں میں شراب کی بارش ہوئی جب کہ ایک چارٹر کئے ہوئے طیارے کو جو مانڈلے سے رنگون جا رہا تھا۔ اپنا کچھ سامان بوجھ ہلکا کرنے کے لئے پھینکنا پڑا۔ ... عملہ ارکان کا فضائی مستقر چھوڑنے کے بعد مکٹیلا کے قریب جہاز کے انجن میں گڑبڑ شروع ہو گئی۔ چنانچہ طیارے میں بوجھ کم کرنے کے لئے شراب کی بوتلوں کے ۴۰ بکس نیچے پھینک دیئے گئے کافی بوتلیں زمین پر بغیر ٹوٹے ہوئے گریں اور دیہاتیوں نے ان کو پکڑ اور فروخت کر کے لطف اٹھایا (اشاعت)

چینی حکومت جنگ کنگ منتقل ہونیکی تیاریاں کر رہی ہے

کانٹون ۱۳ اگست :- کمیونسٹ شہر سے صرف ۲۰۰ میل کے فاصلے پر ہیں چین کی قوم پرست حکومت زمانہ جنگ کے دارالحکومت جنگ کنگ میں جلدی کے ساتھ منتقل ہونے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ موجودہ سکیم کے مطابق جنگ کنگ حکومت کا مرکز بن جائے گا۔ ... ہانگ کانگ جا چکے ہیں۔ ... فارموسا باقی ماندہ چینی فوجوں کا ایک مضبوط اڈہ ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کانٹون میں بہت سے غیر ملکی سفارت خانے بند ہو جائیں گے۔ اگرچہ اطلاعات میں کہا جاتا ہے۔ کہ برطانیہ امریکہ۔ فرانس اور ہالینڈ غالباً اپنے قونصل خانے قائم رکھیں گے۔ غیر ملکی تاجر اپنے کاروبار بند کر رہے ہیں

واشنگٹن :- ۱۳ اگست کہا جاتا ہے کہ امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر بیون کے ساتھ مشرق بعید کی پالیسی پر مذاکرات کرنے کے بہت خواہشمند ہیں (اشاعت)

رنگون

رنگون ۱۳ اگست :- ہوٹل اور ریسٹورنٹ ٹیکس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک سرکاری کمیونک میں کہا گیا ہے کہ جو ہوٹل یا ریسٹورنٹ سو روپے یا اس سے زائد آمدنی کرتے ہیں۔ ان پر ۲۰ فیصدی ٹیکس مقرر کیا ہے۔ اس ٹیکس کا اثر تقریباً ۸۰۰ غیر ملکی باشندوں کے ہوٹلوں پر پڑا ہے۔ ان غیر ملکی باشندوں میں ہندوستانی اور یورپین باشندے شامل ہیں (اسٹار)